بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8/ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری • 9/احسان 1401 ہجری شمسی • 9/جون 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ مَنۡ یُّنَجِّیۡکُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَہٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً ۚ لَئِنۡ اَنۡجٰنَا مِنۡ ہٰذِہٖ لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ (الانعام:64)

ترجمہ: پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں بر و بحر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے جب تم اسے گریہ وزاری سے پکار رہے ہوتے ہو اور مخفی طور پر بھی کہ اگر اس نے ہمیں اس (آفت) سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/جون 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ

اللہ تعالیٰ متقیوں کی دُعائیں قبول کرتا ہے، جو لوگ متقی نہیں ہیں، ان کی دُعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مَیں نے بہت لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ ہم نے بہت دُعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے اُن کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کیلئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی، اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب ایک لانظیر اور بیش بہا خزانہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک اس کو پا سکتا ہے اور لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی بھی جائز نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو قادر خدا مان کر یہ تجویز کریں کہ جو کچھ اس نے ہمارے سامنے رکھا ہے اور جو ہمیں دکھایا ہے، یہ محض سراب اور دھوکا ہے۔ ایسا وہم بھی انسان کو ہلاک کر سکتا ہے۔ نہیں، بلکہ ہر ایک اس خزانہ کو لے سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ ہر ایک کو یہ خزانے دے سکتا ہے پھر بھی اس میں کمی نہیں آسکتی۔

غرض وہ تو ہم کو نبوت کے کمالات تک دینے کو تیار ہے لیکن ہم اس کے لینے کی بھی سعی کریں۔ پس یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکہ ہے جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے خالی محض ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اس کیلئے نہیں کھلتے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدۃ:28) اللہ تعالیٰ متقیوں کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں، ان کی دُعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 377، مطبوعہ 2018 قادیان)

چیونٹیوں میں بہت بڑا بھاری نظام ہوتا ہے، اسی طرح نحل کا بھی بڑا عظیم الشان نظام ہے، خدا تعالیٰ نے نحل کے ذکر کو اس لئے چنا ہے کہ یہ معلوم ہو کہ ایک بالا ہستی ہے جس نے اسے یہ علم دیا ہے اور اس کو ایسا نظام دیا ہے جو خود اس کا سوچا ہوا نہیں ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 69 وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جانوروں کی تحقیقات میں سے شہد کی مکھی اور چیونٹی کی تحقیقات بہت وسیع ہوئی ہے۔ اس تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ چیونٹیوں میں بہت بڑا بھاری نظام ہوتا ہے۔ یہ ہاتھوں سے بات کرتی ہے۔ انسان کی طرح اپنی لاش کی حفاظت کرتی ہے۔ غلّے کا ڈھیر رکھتی ہے۔ سردی اور گرمی کے مکانات علیحدہ علیحدہ رکھتی ہے۔ چوبارے بناتی ہے۔ ایک قسم کا کیڑا ہے جس میں سے ایک مادہ نکلتا ہے جو چیونٹی کیلئے دودھ کا کام دیتا ہے ان کیڑوں کو یہ جمع کر کے اپنے گھروں میں رکھتی ہیں اور ان کی غذا کا خیال رکھتی ہیں اور جب غلّہ میں کمی ہو تو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ان کیڑوں کو پہلے غذا دیتی ہیں۔ پھر بچ رہے تو خود کھاتی ہیں۔ ان میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ صلح بھی ہوتی ہے۔ غرض ایک وسیع نظام ان میں پایا جاتا ہے یہ سب ایک قسم کی وحی خفی کے نتیجہ میں ہے۔

اسی طرح نحل کا بھی بڑا عظیم الشان نظام ہے۔ بعض ماہروں کا خیال ہے کہ انسانوں کے نظام سے ان کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ انکا احساس بعض باتوں میں انسان سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے ہر چھتہ میں ایک ملکہ ہوتی ہے۔ سب مکھیاں اسکی پیروی کرتی ہیں۔ ان کی نسلیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ انسانوں کی طرح سب مل کر نہیں رہتیں۔ جب نئی ملکہ پیدا ہوتی ہے تو پرانی مکھیاں اسکو مارنا چاہتی ہیں تو ساری نئی جوان مکھیاں اس اپہرہ دیتی ہیں اور مل کر اسکی حفاظت کرتی ہیں وہ ملکہ بڑی ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ چھتہ بناتی ہے۔ پھر ملکہ لڑائی کر کے یا تو پہلی بڑی مکھیوں کو پہلے چھتہ سے نکال دیتی ہے یا شکست کھا کر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔ ان کے نظام کی اور بھی تفصیلات ہیں جو حیرت انگیز ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نحل کے ذکر کو اسلئے چنا ہے کہ یہ معلوم ہو کہ ایک بالا ہستی ہے جس نے اسے یہ علم دیا ہے اور اس کو ایسا نظام دیا ہے جو خود اس کا سوچا ہوا نہیں ہے۔ نیز اس مثال کو اس لئے چنا ہے کہ شہد کی مکھی کا نظام معمولی غور سے نظر آجاتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے ایک ایسی غذا پیدا ہوتی ہے جیسے انسان نے بہترین سمجھا ہے۔ اس نظام کا اس میں پایا جانا یہ بتاتا ہے کہ اس میں عقل ہے۔ مگر اس کا ایک ہی حالت میں رہنا اور ترقی نہ کر سکنا یہ بتاتا ہے کہ وہ نظام اس کو کسی اور ہستی نے دیا ہے اور باہر سے آیا ہے اس نے خود وہ نظام تیار نہیں کیا۔

اس آیت میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ نحل یعنی شہد کی مکھیاں بھی مختلف قسم کی ہیں۔ بعض پہاڑوں میں چھتے بناتی ہیں، بعض میدان کے درختوں پر اور بعض گھروں یا ان عرشوں پر جو انگور وغیرہ کیلئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسانوں میں سے موردِ وحی بھی ایک سے نہیں ہوتے۔ بعض کا مقام پہاڑ ہوتا ہے بعض کا درخت پر اور بعض کا چھتوں اور عرشوں پر۔ یعنی بعض بہت اونچے مقام کے ہوتے ہیں بعض ان سے ادنیٰ اور بعض ان سے ادنیٰ۔ اس میں گویا اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت تِلۡکَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ (بقرہ ع33) میں بیان کیا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 194، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم تجارت میں پوری دیانت سے کام لیتے تھے

(2059) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اسکی پرواہ نہیں کرے گا کہ اُسکی کمائی حلال سے ہے یا حرام سے۔

(تشریح) اس حدیث کی تشریح میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں: مَنۡ لَّمۡ یُبَالِ مِنۡ حَیۡثُ کَسَبَ الۡمَالَ: اُس شخص کی تجارت بابرکت نہیں ہوتی جو اپنے کاروبار میں حلال وحرام کی پرواہ نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس زمانہ میں مذکورہ بالا پیشگوئی فرمائی کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس وقت حلال وحرام کی پرواہ نہ کی جائے گی، صحابہ کرامؓ تجارتی کاروبار میں پوری دیانت وامانت سے کام لیتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تربیت کا نتیجہ تھا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 20/مئی 2022ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

ناصرات الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

اختتامی خطاب حضور انور جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013

خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب

نماز جنازہ حاضر و غائب

اعلانات

اعلان وصایا

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ✡ شَرُّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

اگر کوئی مخالف میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اُس شخص کی پیشگوئیوں کو جسکا آسمان سے اُترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کرسکے تو میں اُس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو طیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”تذکرۃ الشہادتین“ رُوحانی خزائن جلد 20 سے پیش کررہے ہیں۔ تذکرۃ الشہادتین وہ کتاب ہے جس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست افغانستان اور ان کے شاگرد رشید حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ پاک دل کو کثرت معجزہ کی ضرورت نہیں ہوتی افغانستان سے پاک دل لوگ آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور ایمان میں اس قدر ترقی کی کہ اپنی جان تک اس راہ میں فدا کردی لیکن جن لوگوں میں آپؑ مبعوث ہوئے اور جن کو اللہ نے ہزارہا نشانات دکھائے اُنہیں آپؑ کی سچائی نظر نہیں آئی اور انہوں نے آپؑ کا انکار کیا اور صرف اعتراض پر اعتراض کیا۔ قرآن وحدیث اور اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کی سنت کے برخلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر تسلیم کیا اور انہیں وہ صفات اور خصوصیات دیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دینے کو تیار نہیں ہوئے۔ بنی اسرائیل کے نبی پر فریفتہ ہوئے اور امت محمدیہ میں سے مِنْکُمْ کے وعدہ کے تحت جسے خدا نے بھیجا اس کا انکار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے کوئی معجزات ونشانات دیکھے ہی نہیں پھر بھی یہ حال ہے کہ اُنہیں خدا بنائے بیٹھے ہیں، اگر سچ مچ انہیں آسمان سے اُترتا دیکھ لیں تو پھر کیا کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُنہیں چیلنج دیا کہ جس قدر نشان اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آپؑ کے ذریعہ دکھایا اگر اس سے زیادہ نشان وہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ثابت کردکھائینگے تو اُنہیں ایک ہزار روپیہ نقد دیا جائیگا۔ ذیل میں ہم اس چیلنج کے ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ارشادات پیش کرتے ہیں۔

تواتر کیساتھ وحی الٰہی نے آپؑ پر کھولا کہ آپؑ ہی موعود مسیح وموعود مہدی ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس اُمّت کیلئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانیوالا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا، جسکی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، وہ مَیں ہی ہوں اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی تھی ایک فولادی میخ کی طرح دِل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور اُن کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اِس بات کے اقرار کیلئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہٗ لاشریک خدا کا کلام ہے جسکا کلام قرآن شریف ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین رُوحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3)

صحابہؓ تو عاشق رسولؐ تھے وہ تو اس بات کے سننے سے زندہ ہی مرجاتے کہ اُن کا پیارا رسول فوت ہوگیا مگر عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہوگیا کہ حضرت عیسیٰؑ سمیت سب رسول فوت ہوچکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول کی حیثیت سے فوت ہوچکے ہیں۔ صحابہ کرام کا یہ پہلا اجماع تھا جو وفاتِ مسیح پر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

وعظ صدیقی کے بعد کل صحابہ اس بات پر متفق ہوگئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے جتنے نبی تھے سب مرچکے ہیں اور یہ پہلا اجماع تھا جو صحابہ میں ہوا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محو تھے کیونکر اس بات کو قبول کرسکتے تھے کہ باوجودیکہ ان کے بزرگ نبی نے جو تمام نبیوں کا سردار ہے چونسٹھ برس کی بھی پوری عمر نہ پائی مگر عیسیٰ چھ سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ ہرگز ہرگز محبت نبوی فتویٰ نہیں دیتی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بالتخصیص ایسی فضیلت قائم کرتے۔ لعنت ہے ایسے اعتقاد پر جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آوے۔ وہ لوگ تو عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ تو اس بات کے سننے سے زندہ ہی مرجاتے کہ اُن کا پیارا رسول فوت ہوگیا مگر عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ (ایضاً صفحہ 23)

اللہ نے مثیل مسیح کو مسیح سے زیادہ انعامات سے نوازا تا اُسکی خدائی کو پاش پاش کیا جائے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

وہ رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) نہ اُن کو (یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو۔ ناقل) بلکہ خدا تعالیٰ کو بھی تمام نبیوں سے زیادہ پیارا تھا، اسی وجہ سے جب عیسائیوں نے اپنی بدقسمتی سے اس رسول مقبول کو قبول نہ کیا اور اُسکو اتنا اُڑایا کہ خدا بنادیا تو خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ایک غلام غلمان محمدی سے یعنی یہ عاجز اس کا مثیل کرکے اس اُمّت میں سے پیدا کیا اور اس کی نسبت اپنے فضل اور انعام کا زیادہ اُس کو حصّہ دیا تا عیسائیوں کو معلوم ہو کہ تمام فضل خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

غرض عیسیٰ بن مریم کے مثیل آنیکی ایک یہ بھی غرض تھی کہ اُسکی خدائی کو پاش پاش کردیا جائے۔ انسان کا آسمان پر جاکر مع جسم عنصری آباد ہونا ایسا ہی سنّت اللہ کے خلاف ہے جیسے کہ فرشتے مجسم ہوکر زمین پر آباد ہو جائیں۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ......

ظاہر ہے کہ جبکہ صرف بیہودہ قصوں پر بھروسہ کرکے حضرت عیسیٰ کو خدا مانا جاتا ہے پھر اگر وہ یہ کرشمہ بھی دکھلاویں کہ آسمان سے معہ فرشتوں کے اُتریں تو اس وقت کیا حال ہوگا۔ (ایضاً صفحہ 23)

تمام نوشتے مسیح موعود کے حق میں پورے ہوگئے، اب ان تمام نشانوں کے بعد جو شخص مجھے ردّ کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو ردّ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کررہا ہے اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے بہتر تھا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یاد رہے کہ جو شخص اترنے والا تھا وہ عین وقت پر اُتر آیا اور آج تمام نوشتے پورے ہوگئے تمام نبیوں کی کتابیں اسی زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا اُن کتابوں میں صاف طور پر لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے اخیر پر مسیح موعود آئے گا سو چھٹے ہزار کا اخیر ہوگیا۔ اور لکھا تھا کہ اس سے پہلے ذوالسنین ستارہ نکلے گا سو مدت ہوئی کہ نکل چکا۔ اور لکھا تھا کہ اس کے ایام میں سورج اور چاند کو ایک ہی مہینہ میں جو رمضان کا مہینہ ہوگا گرہن لگے گا سو مدت ہوئی کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوچکی۔ اور لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک بڑے جوش سے طاعون پیدا ہوگی اس کی خبر انجیل میں بھی موجود ہے سو دیکھتا ہوں کہ طاعون نے اب تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور قرآن شریف اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی اور انہیں دنوں میں اونٹ بیکار ہوجائیں گے اور یہ آخری حصّہ کی حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے سو وہ سواری ریل ہے جو پیدا ہوگئی۔ اور لکھا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا سو صدی میں سے بھی اکیس برس گزر گئے۔ اب ان تمام نشانوں کے بعد جو شخص مجھے ردّ کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو ردّ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کررہا ہے اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے بہتر تھا۔ (ایضاً صفحہ 24)

میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے کیا زمین پر کوئی ہے جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کرکے مجھ پر غالب آسکے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی۔ اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارہ نکلا جو مسیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا۔ اور مَیں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہوکر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکّہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اُونٹ بیکار ہوجائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے، تب اس وقت ان اُونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی۔ یعنی یہ کہ لَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح کے وقت میں اُونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی اُن پر سفر نہیں کرے گا۔ ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کرکے مجھ پر غالب آسکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہوچکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین چار چار لاکھ مُرید تھا۔ اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔ اور بعض ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔ جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام ضلع لدہانہ میں تھا۔ جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہوگیا اور وہ لدہانہ میں آئے گا۔ میاں

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام

امابعد، یقیناً زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنادے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے اور اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

مسیلمہ کذاب کے خلاف ہونے والے معرکۂ یمامہ کے محرکات اور حالات و واقعات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/مئی 2022ء بمطابق 20/ہجرت 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جنگ یمامہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگ یمامہ کی تفصیل میں لکھا ہے کہ یمامہ یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔ آج کل یہ علاقہ سعودی عرب میں واقع ہے۔

(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن، صفحہ 321، زوار اکیڈمی پبلیکیشنز کراچی 2003ء)(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 23، صفحہ 311، زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب لاہور 2002ء)

یمامہ ایک انتہائی سرسبز اور زرخیز علاقہ تھا۔ چنانچہ یمامہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یمامہ خوبصورت ترین شہروں میں سے ایک شہر تھا اور اس میں مال، درخت اور کھجوریں بکثرت تھیں۔

(معجم البلدان، جلد 5، صفحہ 506، زیر لفظ یمامہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یمامہ میں بنوحنیفہ آباد تھے جو سخت جنگجو قوم تھی۔ ان کے بارے میں تفسیر قرطبی میں آیت سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ (الفتح: 17) کہ تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہوگی۔ تم ان سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ سخت جنگجو قوم سے مراد فارس اور روم ہیں۔ ابنِ جبیر کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہوازن اور ثقیف کے قبائل ہیں۔ زُہری اور مُقَاتِل کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنوحنیفہ ہیں جو یمامہ میں رہنے والے ہیں اور مسیلمہ کے ساتھی تھے۔ رافع بن خَدِیج کہتے ہیں کہ ہم یہ آیت پڑھتے تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ جنگجو قوم کون ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں بنوحنیفہ سے قتال کیلئے بلایا تو ہمیں پتہ چلا کہ ان سے مراد یہ قوم ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ قرطبی، صفحہ 2850-2851 زیر آیت سورۃ الفتح آیت 16 مطبوعہ دار ابن حزم)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 7/ہجری کی ابتدا میں یا بعض کے نزدیک 6/ہجری میں مختلف ممالک کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو ایک خط یمامہ کے بادشاہ ہَوْزَہ بن علی اور اہلِ یمامہ کے نام بھی لکھا جس میں اسے اور یمامہ والوں کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ جب 9/ہجری میں مختلف وفود مدینہ آئے تو یمامہ سے بنوحنیفہ کا وفد بھی آیا۔ اس وفد میں مُجَّاعَہ بن مُرَارَہ بھی تھے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر میں ایک غیر آباد زمین عطا فرمائی تھی جس کی اس نے درخواست کی تھی۔ اس وفد میں رَجَّال بن عُنْفُوَہ بھی تھا اس کے علاوہ مسیلمہ کذاب، ثُمامہ بن کبیر بن حبیب بھی تھا۔ ابن ہشام کے نزدیک اس کا نام مسیلمہ بن ثُمامہ تھا اور اس کی کنیت ابوثمامہ تھی۔ بنوحنیفہ کا یہ وفد مدینہ میں انصار کی ایک عورت رَمْلَہ بنت حارث کے گھر ٹھہرا۔

(ماخوذ از فتوح البلدان لامام ابی الحسن احمد بن یحییٰ البلاذری، صفحہ 59 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء)

(ماخوذ از السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 852، قدوم وفد بنی حنیفہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے متواتر وفود آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ایک گھر مقرر کر لیا تھا جہاں وفود ٹھہرتے تھے۔ یہ گھر رملہ بنت حارث کا تھا جو بنونجار کی ایک خاتون تھیں۔ یہ ایک بہت وسیع مکان تھا۔

(المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام از جواد علی، جزء 5، صفحہ 258، مکتبہ جریر 2006ء)

جب بنوحنیفہ کے یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے گئے تو مسیلمہ کو اپنے ساتھ لے کر نہیں گئے۔ اسے اپنے سامان کی حفاظت کی خاطر پیچھے چھوڑ گئے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے مسیلمہ کے بارے میں ذکر کیا اور کہا یا رسول اللہؐ! ہم اپنے ایک ساتھی کو پیچھے اپنے سامان اور سواریوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ وہ ہمارے لیے ہمارے سامان کی حفاظت کر رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کیلئے بھی اسی قدر تحائف کا حکم دیا جس قدر لوگوں کو دینے کا ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا: وہ مرتبہ میں تم سے کم تر نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں کے سامان کی حفاظت کر رہا ہے۔ پھر وہ وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا گیا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کیلئے دیا تھا وہ بھی لے گئے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 852، قدوم وفد بنی حنیفہ......دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

اس بیان کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ کے علاوہ بنوحنیفہ کے وفد میں موجود تمام افراد کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی مگر بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں جن میں مسیلمہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا ذکر موجود ہے۔ عموماً اسی بارے میں روایات ہیں کہ مسیلمہ ملا۔ اس بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہوسکتا ہے جب دوسری دفعہ آیا ہو تب ملا ہو۔ بہرحال اس کی تفصیل میں مزید لکھا ہے کہ جب یہ وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس میں مسیلمہ بھی موجود تھا جو دوسری جگہ لکھا ہے۔ وہ لوگ مسیلمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں لائے کہ اس کو کپڑوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ مسیلمہ نے آپؐ سے گفتگو کی اور کچھ مطالبات کیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تُو مجھ سے یہ کھجور کی شاخ بھی مانگے جو میرے ہاتھ میں ہے تو مَیں وہ بھی تجھے نہیں دوں گا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد الباب التاسع والثلاثون فی وفود بنی حنیفہ......، جلد 6، صفحہ 326، دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

صحیح بخاری میں موجود روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے نہیں گیا تھا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ عُبَید اللہ بن عبداللہ بن عُتْبَہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب مدینہ آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں اترا اور حارث بن کُرَیز کی بیٹی اس کی بیوی تھی اور وہ عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شَمَّاسؓ تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کہلاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپؐ مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے اور اس سے گفتگو کی۔ مسیلمہ نے آپؐ سے کہا کہ اگر آپؐ چاہیں تو ہمارے درمیان اور اس معاملے کے درمیان ہمیں چھوڑ دیں۔ پھر آپؐ اسے اپنے بعد ہمارے لیے مقرر کر دیں۔ یعنی نبوت کا جو معاملہ ہے اس کا جو فیصلہ ہو یا آپؐ کے بعد نبوت ہمیں مل جائے۔ یہی اس کا زیادہ بڑا مطالبہ تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگو تو مَیں تمہیں یہ نہیں دوں گا اور مَیں تجھے وہی شخص سمجھتا ہوں جس کے بارے میں مجھے خواب دکھائی گئی ہے جو مجھے دکھائی گئی۔ اور یہ ثابت بن قیسؓ ہے، وہ میری طرف سے تمہیں جواب دے گا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی، بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ، روایت نمبر 4378)

اسی طرح ایک اَور روایت میں ذکر ہے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے جانشین بنائیں تو مَیں ان کی پیروی کروں گا۔ یہ پھر پہلی روایت کی وضاحت ہوتی ہے اور وہ وہاں اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شَمَّاس تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی یہاں تک کہ آپؐ مسیلمہ کے سامنے جبکہ وہ اپنے ساتھیوں میں تھا کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تُو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو مَیں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور تُو اپنے متعلق ہرگز اللہ کے فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تُو نے پیٹھ پھیری تو اللہ تیری جڑ کاٹ دے گا اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تُو وہی شخص ہے جس کے متعلق مجھے خواب میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے۔ اور یہ ثابت ہیں یعنی ثابت بن قیسؓ جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ یہ روایت بھی بخاری کی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ، روایت نمبر 4373)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا کہ تم کو مَیں وہی شخص پاتا ہوں جس کے متعلق مجھے خواب میں وہ کچھ دکھایا گیا جو دکھایا گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے مجھ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مَیں سویا ہوا تھا اس اثنا میں مَیں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ (یہ خواب کا ذکر ہو رہا ہے)۔ ان کی کیفیت نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں نے خواب میں کنگن دیکھے اس کیفیت نے مجھے فکر میں ڈالا۔ پھر مجھے خواب میں وحی کی گئی کہ میں

ان پر پھونکوں۔ چنانچہ مَیں نے ان پر پھونکا اور وہ اُڑ گئے۔ مَیں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی عبیداللہ نے کہا۔ ان میں سے ایک وہ عَنسی ہے جس کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ، روایت نمبر 4374)

(صحیح البخاری کتاب المغازی، باب قصة الاسود العنسی، روایت نمبر 4379)

بہرحال مندرجہ بالا روایات سے یہی لگتا ہے کہ مسیلمہ کذاب ایک سے زیادہ مرتبہ مدینہ آیا تھا۔ ایک مرتبہ اُس وقت جب اُس کے وفد والے اسے سامان کی حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑ گئے تھے اور اس کی ملاقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو سکی تھی اور دوسری مرتبہ وہ اُس وقت مدینہ آیا تھا جب اس کی ملاقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تھی اور جس میں اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانشین بننے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس حوالے سے صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ مسیلمہ دو دفعہ مدینہ آیا ہو۔ پہلی دفعہ اس وقت جب بنوحنیفہ کا رئیس اس کی بجائے کوئی اَور تھا۔ یعنی اس وقت وہ قبیلہ کا رئیس نہیں تھا۔ کوئی اَور تھا اور یہ اس کا تابع تھا۔ اسی وجہ سے اسے سامان کی حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ اور دوسری مرتبہ وہ اس وقت آیا جب لوگ اس کے تابع تھے اور اس وقت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے گفتگو ہوئی تھی یا یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی واقعہ ہوا ہو اور وہ اپنی مرضی سے اپنی حمیت اور اس بات پر تکبر کرتے ہوئے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو سامان کے پاس رک گیا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیفِ قلب کی عادت کی وجہ سے اس سے عزت کا سلوک کیا۔ پھر حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ وہ ایک بڑی تعداد کے ساتھ آیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سترہ لوگوں کے ساتھ آیا۔ یہ بات بھی مسیلمہ کے ایک سے زائد دفعہ مدینہ آنے کی دلیل ہے۔ (ماخوذ از فتح الباری، شرح صحیح البخاری لابن حجر، جلد8، صفحہ 112، روایت 4373، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

بہرحال جب یہ وفد واپس یمامہ پہنچا تو اللہ تعالیٰ کا دشمن مسیلمہ مرتد ہو گیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہا مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شریک کر لیا گیا ہے۔

کیا جب تم نے رسول اللہؐ کے پاس میرا ذکر کیا تھا تو انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تم سے بُرا نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صرف اس لیے کہا تھا کہ آپ جانتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور بنوحنیفہ جانتے تھے کہ مجھے بھی آپ کے معاملے میں شریک کر لیا گیا ہے۔ پھر مسیلمہ بناوٹ کر کے کلام بنانے لگا اور لوگوں کیلئے قرآن کریم کی نقل کرتے ہوئے کلام بنانے لگا اور ان سے نماز معاف کر دی۔ اس نے اپنی ہی شریعت شروع کر دی۔ نماز معاف کر دی۔ ایک روایت کے مطابق اس نے دو نمازیں نماز عشاء اور فجر معاف کر دی تھی اور لوگوں کیلئے شراب اور زنا کو حلال قرار دے دیا۔ اسکے ساتھ وہ یہ بھی گواہی دیتا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔ بنوحنیفہ نے ان باتوں پر اس سے اتفاق کر لیا۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد الباب التاسع والثلاثون فی وفود بنی حنیفہ...... جلد6، صفحہ 326، دار الکتب العلمیہ 1993ء) (ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 271، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1987ء)

ایک اَور سبب جس نے مسیلمہ کی طاقت بڑھائی وہ تھا رَجّال بن عُنفُوَہ کا اس سے مل جانا۔ بڑی ہوشیاری سے اس نے ایک تو یہ کہ آسانیاں پیدا کر دیں کہ شریعت میں یہ یہ آسانیاں ہیں اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے وحی کی ہے اور ساتھ یہ بھی تسلیم کرتا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بھی ہیں تا کہ جو لوگ مسلمان ہوئے تھے ان میں کسی کو یہ احساس پیدا نہ ہو کہ ہمیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور لے کے جا رہا ہے۔ بڑی منافقت سے اس نے یہ سارے کام کیے۔ بہرحال لکھا ہے کہ ایک اَور سبب جس نے مسیلمہ کی طاقت بڑھائی وہ تھا رَجّال بن عُنفُوَہ کا اس سے مل جانا۔ یہ شخص بھی یمامہ کا ہی رہنے والا تھا اور بنوحنیفہ کے وفد کے ساتھ بھی آیا تھا۔ ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ آ گیا تھا یہاں اس نے قرآن کریم پڑھا اور دینی تعلیم حاصل کی۔

جب مسیلمہ نے ارتداد اختیار کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہلِ یمامہ کی طرف معلم بنا کر بھیجا اور لوگوں کو مسیلمہ کی اطاعت سے روکنے کیلئے بھیجا لیکن یہ مسیلمہ سے زیادہ فتنہ کا باعث ہوا۔

جب اس نے دیکھا کہ لوگ مسیلمہ کی اطاعت قبول کرتے جا رہے ہیں تو وہ ان لوگوں کی نظروں میں اپنے آپ کو سرخرو کرنے کیلئے ان کے ساتھ مل گیا۔ بھیجا تو اس لیے گیا تھا تا کہ وہاں اصلاح کرے اور فتنہ کا تدارک کرے لیکن یہ مسیلمہ کے ساتھ شامل ہو گیا اور مسیلمہ کی نبوت کا جھوٹا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ایک جھوٹا قول بھی منسوب کیا کہ مسیلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے۔ یہ بھی اس نے مشہور کر دیا۔ قرآن کریم کا علم حاصل کیا تھا اس لیے لوگوں نے اسکی باتوں پر یقین بھی کر لیا۔ جب اہلِ یمامہ نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص مسیلمہ کی نبوت کی گواہی دے رہا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہے اور وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہ کرنے والا ہے تو ان لوگوں کیلئے مسیلمہ کی نبوت سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور لوگ جوق در جوق مسیلمہ کے پاس آ کر اسکی بیعت کرنے لگے۔

(ماخوذ از حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل (مترجم) صفحہ 187-188) (تاریخ ابن خلدون، جلد 2، صفحہ 437-438، خبر مسیلمۃ والیمامۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2016ء)

مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط بھی لکھا جس کا متن اس طرح سے ہے کہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ امابعد، نصف زمین ہماری ہے اور نصف قریش کی مگر قریش انصاف نہیں کرتے۔

اسکے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خط لکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ امابعد، یقیناً زمین اللہ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے اور اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔

(فتوح البلدان لامام ابی الحسن احمد بن یحییٰ البلاذری، صفحہ 59-60، دار الکتب العلمیہ بیروت 2000ء)

ایک روایت میں ذکر ہے کہ حضرت حبیب بن زید انصاریؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر مسیلمہ کے پاس گئے تھے۔ جب انہوں نے یہ خط مسیلمہ کو دیا تو اس نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے کہا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ مَیں بہرہ ہوں۔ مَیں سنتا نہیں۔ بات ٹال دی۔ یہ چاہتا تھا کہ وہ تسلیم کریں کہ وہ بھی نبی ہے۔ مسیلمہ بار بار یہی سوال دہراتا رہا۔ آپؓ وہی جواب دیتے رہے اور ہر مرتبہ جب حضرت حبیبؓ اسکے منشا کا جواب نہ دیتے۔ جب اسے منشا کا جواب نہ ملتا تو وہ ان کے جسم کا ایک عضو کاٹ دیتا۔ ٹارچر کرنے کیلئے کہ اب جواب ہاں میں دو۔ وہ ان کا کوئی نہ کوئی عضو کاٹ دیتا۔ حضرت حبیبؓ صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے یہاں تک کہ اس نے آپؓ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اسکے سامنے حضرت حبیبؓ نے جام شہادت نوش کر لیا۔

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے از صلابی صفحہ 349)

مسیلمہ نے یمامہ میں علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔

اب یہ صرف نبوت کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ ظلم بھی ہے۔ کس طرح اس نے اپنے آپ کو نبی نہ ماننے والوں سے سلوک کیا۔ مسیلمہ نے یمامہ میں علم بغاوت بلند کر دیا اور یمامہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل حضرت ثُمامہ بن اُثالؓ کو نکال دیا۔

(حضرت ابوبکر صدیق اکبر از محمد حسین ہیکل، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی، صفحہ 101 علم و عرفان پبلشرز لاہور 2004ء) (تاریخ الخمیس، جلد3، صفحہ 81، قصۃ سجاح، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین کی طرف مختلف لشکر بھیجے تو حضرت عکرمہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کی طرف بھی بھیجا اور ان کی مدد کیلئے ان کے پیچھے حضرت شُرَحْبِیل بن حَسَنہؓ کو روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کو یہ تاکید فرمائی کہ شُرَحْبِیل کے پہنچنے سے پہلے مسیلمہ سے لڑائی نہ چھیڑنا مگر حضرت عکرمہؓ نے جلد بازی سے کام لیا اور حضرت شُرَحْبِیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی اہل یمامہ پر حملہ کر دیا تا کہ کامیابی کا سہرا ان کے سر آئے مگر وہ مصیبت میں پھنس گئے اور انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ مسیلمہ کی فوج بہت بڑی تھی۔ حضرت شُرَحْبِیلؓ کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو وہ راستے میں ہی رک گئے اور حضرت عکرمہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف اس واقعہ کے متعلق لکھا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ مَیں تمہاری صورت نہیں دیکھوں گا اور نہ تم مجھے دیکھنا۔ جو مَیں نے تمہیں کہا تھا تم نے اس ہدایت کی نافرمانی کی ہے۔ یہاں لوٹ کر مت آنا مبادا لوگوں میں بزدلی پیدا ہو۔ تم حضرت حُذَیفہ اور عَرْفَجَہ کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر عمان اور مَہْرَہ والوں سے جنگ کرو۔ مہرہ بھی عرب کے جنوب میں مشرقی ساحل پر بحرِ ہند کے کنارے ایک علاقہ ہے اور پھر وہاں سے اپنی فوج کے ہمراہ یمن اور حضرموت میں جانا اور وہاں جا کر اسلامی لشکر سے جاملنا۔ حضرموت بھی یمن کے مشرق میں ایک مملکت ہے جن کی جنوبی سرحد پر سمندر ہے۔

ایک اَور روایت میں حضرت ابوبکرؓ کے خط کے الفاظ اس طرح سے ملتے ہیں کہ استادی جانتے نہیں۔ شاگردی سے گھبراتے ہو۔ اتنا بھی تمہیں صحیح طرح پتہ نہیں۔ جنگوں کے جو طریقے سلیقے ہوتے ہیں اس میں جتنا ماہر ہونا چاہیے اتنے تم ہو نہیں اور سیکھنے سے گھبراتے ہو۔ جس دن تم مجھ سے ملو گے دیکھو تمہارے سے کیسا سلوک کرتا ہوں۔ تم اس وقت تک کیوں نہ ٹھہرے کہ شُرَحْبِیل آ جاتے اور ان کی مدد اور تعاون سے جنگ کرتے۔ اب حذیفہ کے پاس جاؤ اور مدد پہنچاؤ۔

تم نے اب خلیفہ وقت کے حکم کی نافرمانی کی ہے اور اپنے آپ کو بڑا استاد سمجھتے ہو اور سیکھنا نہیں چاہتے۔ اب یہی ہے کہ اب میرے پاس نہ آنا۔ جب ملو گے تو پھر مَیں دیکھوں گا کہ تمہارے سے سلوک کیا کرنا ہے لیکن بہرحال فی الحال اب تمہارا (کام) یہی ہے کہ تم حذیفہ کے پاس جاؤ اور ان کی مدد کرو۔ ان کے ساتھ مل کر جس مہم کو وہ سر کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں اس میں ان کی مدد کرو۔ اگر ان کو تمہاری پشت پناہی کی ضرورت نہ ہو تو یمن اور حضرموت چلے جاؤ اور مُہاجر بن اُمَیّہ کی مدد کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے مُہاجر بن اُمَیّہ کو کِنْدہ قبیلہ کے مقابلے کیلئے حضرموت میں بھجوایا ہوا تھا۔

(سیرۃ خلیفۃ الرسولؐ سیدنا ابوبکر صدیقؓ از طالب الہاشمی، صفحہ 204) (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 21، صفحہ 898، زیر لفظ مہرہ) (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد8، صفحہ 408، زیر لفظ حضرموت) (حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط، صفحہ 24، مطبوعہ 1960ء) (ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 257) (ماخوذ از الکامل فی التاریخ لابن اثیر، جلد2، صفحہ 218-219، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2006ء)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت شُرَحْبِیلؓ کو کسی دوسرے حکم کے آنے تک وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید کو یمامہ کی طرف بھیجنے سے پہلے شُرَحْبِیل کو لکھا کہ جب خالد تمہارے پاس آئیں اور یمامہ کی مدد سے فارغ ہو جاؤ تو قُضاعہ کا رخ کرنا اور حضرت عمرو بن عاصؓ کے ساتھ ہو کر قُضاعہ کے ان باغیوں کی خبر لینا جو اسلام

لانے سے انکار کریں اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوں۔ (تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 275، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

صرف انکار نہیں ہے بلکہ مخالفت بھی ہے۔ حضرت شُرَحْبیلؓ نے بھی حضرت ابوبکرؓ کی ہدایت کے برعکس حضرت عکرمہؓ کی طرح جلد بازی سے کام لیا اور حضرت خالدؓ کے ان تک پہنچنے سے پہلے ہی مسیلمہ سے لڑائی شروع کر دی مگر انہیں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا جس پر حضرت خالدؓ نے ان سے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کی مدد کیلئے حضرت سلیطؓ کی قیادت میں مزید کمک بھی روانہ فرمائی تا کہ وہ ان کے عقب کی حفاظت کرے۔ (ماخوذ از الکامل فی التاریخ لابن اثیر، جلد 2، صفحہ 219، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2006ء)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کیلئے مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت بھی روانہ فرمائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے انصار پر حضرت ثابت بن قیسؓ اور مہاجرین پر حضرت ابوحذیفہؓ اور زید بن خطابؓ کو امیر مقرر فرمایا اور اس طرح جتنے قبائل تھے ان میں سے ہر قبیلے پر ایک آدمی کو نگران بنایا۔ حضرت خالدؓ بُطاح مقام پر اس لشکر کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ بُطاح بنو تمیم کے علاقے میں ایک جگہ ہے۔ بہرحال جب یہ سب حضرت خالدؓ کے پاس پہنچ گئے تو وہ یمامہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بنوحنیفہ اس دن بہت زیادہ تھے۔ ان کی تعداد چالیس ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھی۔ یمامہ کے یہ لوگ جو مسیلمہ کے ساتھ تھے ان کی تعداد چالیس ہزار تھی یا ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ تھی جبکہ مسلمان دس ہزار سے زائد تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ، جلد 3، جزء 6، صفحہ 267، دار الکتب العلمیۃ) (فرہنگ سیرت، صفحہ 58)

بہرحال وہاں جب یہ جنگ شروع ہوئی تو اس بڑے معرکے سے پہلے ہی مسلمانوں نے بنوحنیفہ کے ایک سردار کو گرفتار کر لیا۔ چنانچہ ایک روایت میں ذکر ہے کہ مُجّاعہ بن مُرارہ جو کہ بنوحنیفہ کا ایک سردار تھا ایک گروہ کے ساتھ باہر نکلا تو مسلمانوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ حضرت خالدؓ نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور مُجّاعہ کو زندہ رکھا کیونکہ بنوحنیفہ میں اس کی بہت عزت تھی۔

(ماخوذ از الکامل فی التاریخ لابن اثیر، جلد 2، صفحہ 219-220، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2006ء)

(تاریخ طبری، جلد 2، صفحہ 278، دار الکتب العلمیۃ 2012ء)

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ حضرت خالدؓ جب عارض مقام پر اترے تو انہوں نے دو سو گھڑ سوار آگے بھیجے اور فرمایا جو لوگ بھی تمہیں ملیں انہیں پکڑ لیں۔ وہ گھڑ سوار روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے مُجّاعہ بن مُرارہ حنفی کو اس کے تئیس ہم قبیلہ افراد کے ساتھ پکڑ لیا جو بنو نُمیر کے ایک شخص کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ وہ باہر نکلے تھے اور انہیں خالد کے آنے کا علم نہیں تھا۔ مسلمانوں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم بنوحنیفہ سے ہیں۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ وہ خالد کی طرف مسیلمہ کے ایلچی ہیں۔ جب صبح ہوئی اور لوگ آمنے سامنے ہوئے تو مسلمان ان لوگوں کو لے کر حضرت خالدؓ کے پاس آئے۔ حضرت خالدؓ نے جب انہیں دیکھا تو انہوں نے بھی یہی سمجھا کہ وہ لوگ مسیلمہ کے ایلچی ہیں۔ آپؓ نے ان سے پوچھا کہ اے بنوحنیفہ! اپنے صاحب یعنی مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے گواہی دی کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ حضرت خالدؓ نے مُجّاعہ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو۔ اس نے جواب دیا بخدا! مَیں تو بنو نُمیر کے ایک شخص کی تلاش میں نکلا تھا جس نے ہمارے قبیلہ میں قتل کیا تھا اور مَیں مسیلمہ کے قریبیوں میں سے نہیں ہوں۔ بہرحال اس وقت وہ خوف سے یا کسی وجہ سے اپنی بات سے مکر گیا۔ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور مَیں نے اسلام قبول کیا تھا اور ابھی بھی اسی حالت پر ہوں۔ باقی لوگ بھی لائے گئے۔ حضرت خالدؓ نے ان سب کو قتل کروا دیا یہاں تک کہ جب ساریہ بن مسیلمہ بن عامر باقی رہ گیا تو اس نے کہا اے خالد! اگر تم اہل یمامہ کے بارے میں کوئی خیر یا شر چاہتے ہو تو مُجّاعہ کو زندہ رکھو کیونکہ یہ جنگ اور امن کے ایام میں تمہارا مددگار ہوگا اور مُجّاعہ ایک سردار ہے۔ آپ کو ساریہ کی یہ بات پسند آئی۔ آپ نے اسے بھی قتل نہیں کیا اور ان دونوں کے متعلق حکم دیا کہ انہیں لوہے کی بیڑیوں سے باندھ دیا جائے۔ آپ مُجّاعہ کو بلاتے تھے اور وہ بیڑیوں میں ہی ہوتا تھا اور اس کے ساتھ گفتگو کرتے تھے۔ مُجّاعہ یہ سمجھتا تھا کہ حضرت خالدؓ اس کو قتل کر دیں گے۔ اسی دوران جبکہ وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ مُجّاعہ نے آپ سے کہا کہ اے ابن مغیرہ (یہ خالد بن ولید کی کنیت تھی) مَیں مسلمان ہوں۔ اللہ کی قسم! مَیں نے کفر نہیں کیا۔ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپؐ کے پاس سے مسلمان ہو کر نکلا تھا اور اب میں جنگ کیلئے نہیں نکلا۔ پھر نُمیری کو تلاش کرنے کی بات اس نے دہرائی۔ حضرت خالدؓ نے کہا قتل اور چھوڑ دینے کے درمیان تھوڑا فاصلہ ہے یعنی قید۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہماری جنگ میں فیصلہ فرما دے جس کا وہ فیصلہ کرنے والا

ہے اور آپ نے اس کو اپنی بیوی کے سپرد کر دیا جس سے آپ نے مالک بن نُویرہ کے قتل کے بعد شادی کی تھی۔ اسے حکم دیا کہ قید میں اس کا اچھا خیال رکھے۔ مُجّاعہ نے سمجھا کہ خالد اس کو قید کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ انہیں دشمن کا پتہ بتائے اور اس کی خبر دے۔ اس نے کہا آپ جانتے ہیں کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی اسلام پر بیعت کی۔ بار بار یہی بات وہ دہراتا تھا۔ پھر مَیں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا اور آج بھی میری وہی حالت ہے۔ لیکن آگے جو واقعات ہیں ان سے پتہ لگتا ہے یہ سب غلط بیانی تھی۔ کہتا ہے آج بھی میری وہی حالت ہے جو کل تھی۔ (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء، جزء 2، صفحہ 119، 120، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1420ھ)

مُجّاعہ کے گروہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالدؓ یمامہ کی طرف چلے۔

ان کے آنے کی خبر پا کر مسیلمہ اپنے قبیلہ بنوحنیفہ کے ساتھ مقابلہ کیلئے نکلا اور عَقرباء میں آ کر پڑاؤ ڈالا۔ یہ مقام بھی یمامہ کی سرحد پر یمامہ کے کھیتوں اور سرسبز علاقے کے سامنے واقع تھا۔ خالد نے محکم منصوبہ بندی کا اہتمام کیا۔ آپ دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھتے تھے۔ میدانِ معرکہ میں ہمیشہ پوری تیاری اور مکمل احتیاط کے ساتھ رہتے کہ کہیں اچانک دشمن حملہ نہ کر دے اور کوئی سازش نہ کر بیٹھے۔ آپ کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ آپ خود سوتے نہیں تھے، دوسروں کو سلاتے تھے۔ پوری تیاری کے ساتھ رات گزارتے تھے۔ آپ پر دشمن کی کوئی بات مخفی نہیں رہتی تھی۔ فوج کو مرتب کرنے کا وقت قریب آ چکا تھا۔ اس معرکے میں علمبردار حضرت عبداللہ بن حفص بن غانم تھے۔ پھر یہ حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو منتقل ہو گیا۔ حضرت خالدؓ نے اس معرکے میں حضرت شُرَحْبیل بن حَسَنہؓ کو آگے بڑھایا اور اسلامی فوج کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مقدمہ پر حضرت خالد مخزومی، میمنہ پر حضرت ابوحذیفہ، میسرہ پر حضرت شُجاع اور قلب پر حضرت زید بن خطاب اور شاہسواروں پر اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا اور اونٹوں کو پیچھے رکھا جن پر خیمے لدے ہوئے تھے اور خواتین سوار تھیں اور یہ معرکہ سے قبل آخری ترتیب تھی۔

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے از ڈاکٹر علی محمد الصلابی، صفحہ 357، 358)

دوسری طرف مسیلمہ کذاب کی فوج بھی تیار کھڑی تھی اور مسیلمہ کے بیٹے شُرَحْبیل نے اپنے قبیلے سے کہا اے بنوحنیفہ! آج کا دن غیرت دکھانے کا ہے۔ اگر آج تم نے شکست کھائی تو تمہاری عورتیں لونڈیاں بنا لی جائیں گی اور بغیر نکاح کے ان سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ لہٰذا آج تم اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کیلئے پوری جوانمردی دکھاؤ اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرو۔ (تاریخ الطبری لابی جعفر محمد بن الطبری، جلد دوم: ذکر بقیۃ خبر مسیلمۃ الکذاب وقومہ من اھل الیمامۃ، صفحہ 278، دار الکتب العلمیۃ، 2012ء)

بہرحال اس کے بعد گھمسان کی جنگ ہوئی۔ وہ جنگ ایسی سخت تھی کہ مسلمانوں کو اس سے پہلے ایسی جنگ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا۔ مسلمان پسپا ہو گئے۔ یہاں بھی پسپائی ہوئی اور بنوحنیفہ کے افراد مُجّاعہ کو چھڑانے کیلئے آگے بڑھے اور حضرت خالدؓ کے خیمہ کا قصد کیا۔ حضرت خالدؓ خیمہ چھوڑ چکے تھے اس لیے وہ مُجّاعہ تک پہنچ گئے جو حضرت خالد کی بیوی کی نگرانی میں تھا۔ مرتدوں نے آپ کی بیوی کو قتل کرنا چاہا مگر مُجّاعہ نے ان کو روک دیا اور کہا کہ میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مُجّاعہ نے کہا کہ تم مردوں پر حملہ کرو۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ تھا کہ مَیں مسلمان ہوں اور اب یہ ان مخالفین کو کہہ رہا ہے کہ تم مردوں پر حملہ کرو اور انہوں نے خیمے کو کاٹ دیا۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ذکر مسیلمہ واہل الیمامۃ، جلد 2، صفحہ 221، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

لشکرِ اسلام کے پیچھے ہٹنے کے باوجود حضرت خالد بن ولیدؓ کے عزم و ثبات اور جرأت و استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور انہیں ایک لمحے کیلئے بھی اپنی شکست کا خیال پیدا نہ ہوا۔ حضرت خالدؓ نے پکار کر اپنے لشکر سے کہا کہ اے مسلمانو! علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ یعنی ہر قبیلہ الگ الگ ہو کر لڑے اور اسی حالت میں دشمن سے لڑو تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ کس قبیلہ نے لڑائی میں سب سے اچھا بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس اعلان کا مطلب یہ تھا کہ تمام مسلمان اپنے اپنے قبیلہ کے علَم تلے لڑیں۔ اس سے انہوں نے تمام قبائل میں گویا ایک نئی روح پھونک دی اور اس میں اپنی انفرادیت اور بہادری ثابت کرنے کیلئے ایک جذبۂ مسابقت پیدا کر دیا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل (مترجم) صفحہ 195-196)

مسلمانوں نے بھی ایک دوسرے کو ترغیب دلائی۔ چنانچہ اس کی مزید تفصیل اس طرح ملتی ہے کہ حضرت

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ (الاخلاص: 2 تا 5)

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

ترجمہ: اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔ (بنی اسرائیل: 81)

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ثابت بن قیسؓ نے کہا اے مسلمانوں کے گروہ! کتنی بُری ہے وہ چیز جس کا تم نے خود کو عادی بنا دیا ہے، اگر آسانی کا عادی بنایا ہے تو یہ بہت بُری چیز ہے۔ صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو جنگ پر ابھارنے لگے اور کہنے لگے کہ اے سورۂ بقرہ والو! آج جادو ٹوٹ گیا۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے آدھی پنڈلیوں تک زمین کھود لی اور اپنے آپ کو اس میں گاڑ لیا۔ آپؓ انصار کا پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور آپؓ نے حنوط مل لیا تھا۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ بعض لوگ جو اپنے آپ کو بہت بہادر دکھانا چاہتے تھے وہ ایسا کیا کرتے تھے گویا یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ کام جو مرنے کے بعد لوگوں نے میرے ساتھ کرنا تھا وہ میں نے خود اپنے ساتھ کر لیا ہے۔ آدھا زمین میں گاڑ لیا گویا میں مرنے کو تیار ہوں اور حنوط چند خوشبودار چیزوں کا ایک مرکب تھا جو کہ مردے کو غسل دینے کے بعد اس پر ملتے ہیں یا وہ دوائیں جنہیں لاش پر لگانے سے وہ مدتوں گلنے سڑنے سے محفوظ رہتی ہے۔ بہرحال روایت ہے کہ انہوں نے کفن باندھ لیا اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا۔ (البدایہ والنھایہ، جلد 3، جزء 6، صفحہ 320، دارلکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (فیروز اللغات اردو، صفحہ 609 زیر لفظ حنوط)

اس کی یہ تفصیل ابھی مزید ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ ذکر ہوگا۔

اس وقت مَیں بعض مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ایک شہید کا ذکر ہے جنہیں گذشتہ دنوں شہید کیا گیا عبدالسلام صاحب ابن ماسٹر منور احمد صاحب صدر جماعت ایل پلاٹ اوکاڑہ۔ ان کو 17/مئی کو شہید کیا گیا تھا۔ 35/سال ان کی عمر تھی۔ ایک معاند احمدیت نے خنجر سے وار کر کے آپ کو شہید کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق عبدالسلام صاحب اپنے دو چھوٹے بچوں عزیزم قمر اسلام جس کی عمر چھ سال تھی اور عزیزم بدر اسلام عمر ساڑھے چار سال کے ساتھ کسی کام سے گھر سے نکلے بلکہ ان کو بلایا گیا تھا کہ اپنے گھروں کا پانی وغیرہ کا کنکشن ٹھیک کروا لو اور لگتا ہے یہ بھی کوئی پلاننگ تھی۔ پلاننگ سے گھر سے باہر بلایا گیا اور پیچھے سے حملہ کر کے دشمن نے ان پر وار کیے۔ بہرحال جب یہ گھر سے نکلے تو حافظ علی رضا عرف ملازم حسین نامی معاند احمدیت نے ان کا تعاقب کیا اور خنجر سے حملہ کر دیا۔ شام کا وقت تھا۔ حملہ کے نتیجہ میں عبدالسلام صاحب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے دو معصوم بچوں کے سامنے موقعہ پر شہید ہو گئے۔ ان پر پہلے پیچھے سے حملہ کیا۔ گردہ ان کا کاٹ دیا، پھر انتڑیوں پر حملہ کیا، پھر دل پہ وار کیا۔ بہرحال یہ موقعہ پر بچوں کے سامنے ہی شہید ہو گئے اور وہ ملزم جو تھا موقعہ سے فرار ہو گیا۔ یہ جنت کی تلاش میں احمدیوں کو شہید کرتے ہیں۔ قاتل مقامی مدرسہ جامعہ امینیہ فریدیہ ایل پلاٹ ضلع اوکاڑہ کا طالبعلم تھا اور واقعہ سے دو دن قبل ہی مدرسہ کا حفظ کا کورس مکمل کر کے فارغ ہوا تھا۔ مدرسہ کی طرف سے جو اختتامی تقریب ہوئی اس میں مدرسہ کے منتظم مولوی نے اپنی تقریر میں پاس ہونے والے طالبعلموں کو کہا تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف تم لوگوں کو کارروائی کرنی چاہیے اور خوب اشتعال دلایا اور انتہائی اقدامات کی تحریک بھی کی۔ بہرحال تقریب تو ہو رہی ہے حفظ کلاس کی لیکن جس ذریعہ سے یہ لوگوں کو جنت دلوانا چاہتے ہیں یہ خود بھی جہنم کے رستے کی تلاش کر رہے ہیں اور لوگوں کو بھی جہنم واصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ شہید مرحوم کے پڑدادا حضرت نبی بخش صاحب کے ذریعہ سے ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جو پھمبیاں ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ شہید کے دادا مکرم محمد صدیق صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ پھر پاکستان کے قیام کے بعد یہ لوگ اوکاڑہ میں آ گئے۔ شہید مرحوم نے میٹرک تک، سیکنڈری اسکول تک پڑھائی کی پھر زمیندارہ کر رہے تھے۔ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل تھے۔ ان کی والدہ کا بھی بیان ہے کہ انہوں نے جب ان کو کہا کہ تم بھی وقفِ نو ہو۔ تمہارے دو بھائی تو مربی بن گئے ہیں تم نہیں بنے۔ تو جواب دیتے کہ میں ان کی خدمت کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری اس خدمت کو بھی کچھ قبول کر ہی لے گا کیونکہ مَیں باقی خاندان کیلئے گھر کیلئے جو کام کر رہا ہوں۔ سارا گھر انہوں نے زمیندارے سے اور اپنے کام سے سنبھالا ہوا تھا۔ مالی لحاظ سے سب کو بے فکر کیا ہوا تھا۔ اس وقت بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت میں بھی شامل تھے۔ نہایت ملنسار محبت کرنے والے تھے۔ جس سے بھی ملتے اپنائیت کا تعلق قائم کر لیتے تھے۔ غیر احمدی جوان کے واقف کار تھے وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ بہت ظلم ہوا ہے، لیکن دہشت گرد ملاں کے سامنے بولنے کی کسی کو جرأت نہیں ہے۔ پاکستان میں شرافت بالکل گونگی ہو چکی ہے۔

بہرحال مرحوم کے بارے میں ان کے بھائیوں نے بھی، رشتہ داروں نے بھی بیان کیا ہے کہ خلافت سے بے پناہ عشق تھا۔ بلاتمیز ضرورت مند احمدیوں اور غیر احمدیوں کی خاموشی کے ساتھ مدد کرتے تھے۔ مہمان نوازی ان کا نمایاں وصف تھا۔ خاص طور پر مرکزی مہمانوں کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کے عزیزوں نے سب نے لکھا ہے کہ بڑے نڈر تھے اور اپنے خاندان میں بہادر نوجوان کے طور پر جانے جاتے تھے۔ ماضی میں بھی مخالفین کی طرف سے شہید مرحوم کو عیدین کے موقع پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بہرحال اس وقت تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرتا رہا لیکن اب یہ مقدر تھا۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم ماسٹر منور احمد صاحب صدر جماعت ایل پلاٹ ضلع اوکاڑہ اور والدہ شمشاد کوثر صاحبہ کے علاوہ ان کی اہلیہ فرزانہ ارم ہیں اور تین چھوٹے بچے قمر اسلام، چھ سال۔ بدر اسلام، ساڑھے چار سال اور بیٹی ہے عزیزہ سحر، ایک سال چھ ماہ یادگار چھوڑے ہیں۔ شہید مرحوم کے چار بھائی بھی ہیں جن میں ظہور الٰہی توقیر صاحب ریسرچ سیل میں مربی سلسلہ ہیں۔ حافظ انوار احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ یہ بھی پاکستان میں ہیں اور اس کے علاوہ دو بھائی ہیں ایک لندن میں ہیں اور ایک ربوہ میں ہیں۔ تین ہمشیرگان ہیں۔ ایک ان کی ہمشیرہ یہاں مانچسٹر یوکے میں ذیشان خالد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ پھر ایک کویت میں ہیں اور تیسری بھی لندن میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ شہید کے معصوم بچوں، اہلیہ، والدین اور جملہ پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ معصوم بچوں کے سامنے ان کے باپ کو شہید کیا گیا تھا ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی، کیا احساسات ہوں گے! اللہ ہی جانتا ہے۔ بڑا بیٹا جس کے سامنے ہوا چھ سال کا تھا، کہتے ہیں کہ فی الحال تو وہ بالکل گم سم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو صبر اور سکون عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان بچوں کی بھی خود حفاظت فرمائے اور دشمن کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

دوسرا جو ذکر ہے وہ عزیزم ذوالفقار احمد ابن شیخ سعید اللہ صاحب فیصل آباد کا ہے جو گذشتہ دنوں آذربائیجان گئے ہوئے تھے۔ وہاں 36/سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوٹل میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور حضرت شیخ جنڈا صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کی مسجد مبارک قادیان کے ساتھ پنسار کی دکان تھی اور بیعت کے بعد قادیان سے قریبی یہ اپنے گاؤں طُقل والا سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔

ایک دفعہ کسی نے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول کو شکایت کے رنگ میں کہا کہ مسجد کے قریب دکان نہیں ہونی چاہیے۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ اصحابِ صفہ ہیں۔ (اصحاب احمد، جلد 10، صفحہ 187-189)

اور ان اصحاب صفہ کو پھر اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے وہ کشائش عطا فرمائی اور ان کے خاندانوں کو بھی بڑھایا۔ مرحوم نے 2005ء میں مانچسٹر یونیورسٹی سے ٹیکسٹائل کی فیلڈ میں بی ایس سی آنرز کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اس کے بعد خاندانی کاروبار سنبھالنے میں مصروف ہو گئے۔ دنیاوی ترقی کی انتہا کے باوجود عاجزی اور انکساری کی مثال تھے۔ ملنا ملانا ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں سے تھا۔ ہر ایک کے ساتھ نہایت عزت اور احترام کا سلوک کرتے تھے اور اپنے دوست اور بھائی کی طرح ہر ایک سے ان کا سلوک تھا۔ ملازمین کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ ان سے بڑی ہمدردی کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور پھر یہ ہسپتال وغیرہ کے خیراتی کاموں میں بھی حصہ لیتے تھے۔ جماعتی چندوں میں ہر مد میں حصہ لیتے بلکہ سیکرٹری مال کو خود یاد دہانی کرواتے کہ میرے سے چندے لیں اور ہر مد جو ہے اس کے بارے میں بتائیں اور اس کا چندہ لیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے پراجیکٹس میں انہوں نے کثرت سے حصہ لیا۔ لوگوں کو گھر بنوا کر دیے۔ غریبوں کی شادیاں کروائیں۔ کسی سے ملتے تو اچھی چیزیں سیکھنے کی کوشش کرتے۔ اپنی زندگی میں انہیں عمل میں لانے کی کوشش کرتے۔ رمضان میں خاص طور پر بہت خدمت خلق کرتے۔ مرحوم اور ان کے والدین نے بیلیز میں ایک مسجد بھی بنوائی ہے۔ یہ بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ نمازوں کیلئے بھی کام روک کر وقت نکالتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور اپنی زندگی کو باقاعدہ انہوں نے ریگولیٹ کیا ہوا تھا۔ جب مسجدوں کی پابندیاں ہو گئیں تو گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام تھا۔ ملائیشیا میں تھوڑی دیر کیلئے سیر کیلئے گئے تھے۔ وہاں جماعت کی مسجد پہ پولیس نے جب جماعت کے افراد کو پکڑا تو ان کو بھی تھوڑی دیر کیلئے اسیرِ راہ مولیٰ ہونے کی سعادت ملی۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ اور دو بچوں کے علاوہ والدین، پانچ بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔ ان کی والدہ آصفہ سعید صاحبہ صدر لجنہ ضلع فیصل آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

ڈاکٹر حامد محمود صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ احمدیت اور خاص کر خلافت سے لگاؤ اور پیار کا تعلق تھا۔ اپنے سماجی سیاسی اور انتظامی تعلقات سے لوگوں کی مدد کی کوشش کرتے اور جن کو بھی مدد کی ضرورت ہوتی بڑھ چڑھ کر ان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر خاموشی سے اس کی مدد کرنا بھی فرض سمجھتے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب ذکر العشاء)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اسکے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب فی رحمۃ الیتیم، حدیث 1840)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

تھے۔ انتہائی خاموشی سے اور بغیر خود نمائی کے یہ کام کرنے کی کوشش کرتے۔

ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کہتے ہیں کہ ذوالفقار بہت نیک، باوقار اور مخلص نوجوان احمدی تھے۔ کہتے ہیں میرا جب سے ان سے تعارف ہوا ان کی صلاحیتوں کو میں بخوبی جان گیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والے تھے۔ قربانی کا جذبہ اور سخاوت کا معیار بہت بڑھا ہوا تھا۔ کئی کئی لاکھ روپے دے دیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی پھر اپنے عجز و انکساری کا اظہار بھی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ دے۔ بیوی کو صبر اور حوصلہ دے۔ بچوں کی خود حفاظت فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا ذکر مکرم ملک تبسم مقصود صاحب کینیڈا کا ہے جن کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد ملک مقصود احمد صاحب 28/مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں ہونے والے حملہ میں شہید ہو گئے تھے۔ والد ملک مقصود احمد شہید کے نانا حضرت ملک علی بخش صاحب بھوپال والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر سیالکوٹ کو سن کر بیعت کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ملک تبسم مقصود صاحب نے 1991ء میں اپنی زندگی وقف کی۔ 2006ء میں ان کی ڈیوٹی نظارت امور عامہ میں لگی۔ وہاں آپ نے نائب ناظر امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 2011ء میں بطور مشیرِ قانونی تحریک جدید ان کو مقرر کیا گیا۔ پھر یہ 2016ء میں میری اجازت سے شہداء کی فیملیوں کے ساتھ کینیڈا چلے گئے۔ پہلے تو نہیں جانا چاہتے تھے لیکن میرے کہنے پر چلے گئے۔ کینیڈا میں بھی انہوں نے امورِ عامہ اور جائیداد کے شعبوں میں خدمت کرنے کے علاوہ ناظم دارالقضا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرنے والے، قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والے، خلافت سے گہری وابستگی اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ بڑے نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ ان کے پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کے اکلوتے بیٹے ڈاکٹر اطہر احمد وقفِ زندگی ہیں اور ان کے داماد عمر فاروق صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں۔ مرحوم ملک طاہر احمد صاحب امیر جماعت ضلع لاہور کے بھانجے تھے۔

ان کی بیٹی رضیہ تبسم لکھتی ہیں کہ ان کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ ایک دفعہ رات کو یہ تبلیغ کرنے کیلئے نکلے تو وہاں ان پر لڑکوں نے حملہ کر دیا۔ بہر حال ان سے بچ بچا کے یہ نکلے لیکن اس لڑائی میں ایک مکا اُن کی آنکھ پہ لگا اور آنکھ زخمی ہوگئی۔ بڑی مشکلوں سے گھر پہنچے لیکن کسی کو بتایا نہیں۔ کئی سالوں کے بعد جب آنکھ میں دوبارہ تکلیف ہوئی اور ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے کہا یہ پرانی کسی چوٹ کا اثر ہے۔ تب انہوں نے بتایا کہ اس طرح یہ واقعہ ہوا تھا اور بہر حال اس بات پہ خوش تھے کہ میری بینائی کی کمزوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

ملک طاہر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ تبسم مقصود بچپن سے ہی نیکی کا رجحان رکھتے تھے۔ ذیلی تنظیموں اور پھر جماعتی نظام کے تحت خدمت بجا لاتے رہے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور نظام جماعت کی اطاعت ان کا شعار رہا۔ بے انتہا منکسر المزاج اور اللہ پر توکل کرنے والے تھے۔ بچوں کی نہایت اعلیٰ درجہ تربیت کی اور ان کے خلافت اور نظام جماعت سے پختہ تعلق قائم کرنے کیلئے بہت کوشش کی۔

حافظ محمد اکرم قریشی صاحب جو نائب وکیل المال ثانی ہیں، کہتے ہیں کہ میرا ان سے پرانا تعلق ہے۔ ہمسائیگی کا بھی تعلق رہا۔ بڑے مخلص، وفا شعار، ہمدرد، خدمتِ خلق کے جذبہ سے ہر دم معمور خلافت کے شیدائی تھے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر انہیں کامل یقین تھا۔ ایک بار میں نے دیکھا کسی شخص کو عرفانِ الٰہی کے متعلق سمجھا رہے تھے تو مَیں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی عظمت کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک کارکن نے مجھے بتایا کہ مجھے کہا کرتے تھے کہ میری نصیحت ہے کہ کوئی کیا کرتا ہے یہ مت دیکھو، کسی کی مت سنو، بس اپنے ایمان کو بچاؤ۔ خلافت کا دامن مت چھوڑنا اس کے علاوہ کہیں امن نہیں۔ خدام الاحمدیہ کے زمانے میں ہی جماعت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق اور اپنے جان، مال، وقت اور عزت کے ساتھ ہر دم پیش پیش تھے۔ پھرتیلے جوان تھے۔ چاق و چوبند تھے۔ جسم مضبوط تھا۔ لمبا قد تھا۔ سپورٹس مین تھے اور اس طرح جو ساری صلاحیتیں تھیں جماعت کی خدمات کیلئے صرف کرتے تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی سپریم کورٹ کی پریکٹس کا لائسنس بھی ان کو مل گیا۔ مختلف نوعیت کے کاموں کی انجام دہی کا غیر معمولی تجربہ اور صلاحیت تھی اور دنیا کے سفر بھی کیے ہوئے تھے۔ یہ نہیں کہ صرف اپنے حالات میں ہی رہتے تھے لیکن ہمیشہ عاجزی تھی۔ کبھی ان میں خود پسندی نہیں پیدا ہوئی۔ کوئی تفاخر نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’مَیں نے جامعہ احمدیہ کی convocation میں بھی کہا تھا کہ جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو......پس واقفین نَو بچوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جامعات میں داخل ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کیلئے ان کے والدین کو تیار کرنا چاہئے۔ ہمارے جامعات میں جتنی بھی گنجائش ہے کم از کم وہ پوری ہونی چاہئے۔ تبھی ہم اس وقت جو مبلغین کی اور مربیان کی ضرورت ہے اسے پورا کر سکتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017ء)

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

احمدی طلباء متوجہ ہوں (برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

تعلیمی سال 2022-2023ء کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل 2022ء سے شروع ہوگئی ہے۔ موجودہ حالات میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کے داخلہ کی کارروائی آن لائن ہی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بذریعہ میل یا ڈاک بھجوائیں۔ داخلہ کی شرائط کیلئے شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

127 واں جلسہ سالانہ قادیان
23، 24 اور 25/دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25/دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23/اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی اُن پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 226)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات

جب آپؐ شعب ابی طالب سے نکلے تو آپؐ کو پے دَر پے دو نہایت شدید صدمے پہنچے۔ یعنی حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے۔ یہ دونوں عمر رسیدہ تھے اور وفات ہر انسان کیلئے مقدّر ہے لیکن ان دونوں کا شعب ابی طالب میں محصور ہونے کے زمانہ کے اس قدر قریب فوت ہونا اس بات کا قوی شُبہ پیدا کرتا ہے کہ محصور ہونے کی غیر معمولی سختی کا ان کی وفات میں بہت کچھ دخل تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل سختی کے اثر کے نیچے اُن کی صحتیں بالکل شکستہ ہوگئی تھیں لیکن جب تک تو وہ محصور رہے ان کی طبیعتوں کو مقابلہ کے خیال نے سنبھالے رکھا مگر جونہی کہ وہ باہر آئے محاصرہ کی لمبی سختی نے اپنا اثر ظاہر کر دیا اور دونوں ایک دُوسرے کے آگے پیچھے موت کا شکار ہو گئے۔ ان پے در پے صدموں کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال یعنی 10 نبوی کا نام عامُ الحُزن یعنی غموں کا سال رکھا۔ ابو طالب گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بطور باپ کے تھے اور آپؐ سے بہت محبت کرتے تھے اور آپؐ کو بھی ان سے بہت محبت تھی۔ جب ابو طالب مرض الموت میں تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدہ ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ان کی وفات قریب تھی، آپؐ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں ابوجہل وغیرہ مشرکین بھی بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی وفات قریب دیکھ کر فرمایا: ’’چچا! آپ صرف کلمۂ شہادت پڑھ دیں۔ مَیں قیامت کے دن خدا کے حضور آپ کے متعلق عرض کروں گا۔‘‘ یہ سُن کر ابوجہل وغیرہ گھبرائے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیں گے؟ اور مختلف صورتوں میں ابو طالب کو سمجھاتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابو طالب کی زبان سے جو آخری الفاظ سُنے گئے وہ یہ تھے کہ ’’مَیں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ سنے تو دردمند ہو کر فرمایا: ’’اچھا مَیں بھی اپنے رب سے آپ کے واسطے مغفرت چاہتا رہوں گا سوائے اسکے کہ مَیں اس سے روک دیا جاؤں۔‘‘ مگر ابھی زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ آپؐ اس سے روک دیئے گئے اور شرک اور کفر پر مرنے والوں کیلئے یہ حکم نازل ہوا کہ اُن کیلئے مغفرت کی دُعا کرنا جائز نہیں بلکہ ان کا معاملہ خدا پر چھوڑنا چاہئے۔

ایک روایت یہ بھی آتی ہے جو بعید نہیں کہ دُرست ہو کہ ابو طالب نے مرتے ہوئے رؤسا قریش سے یہ الفاظ کہے کہ ’’اے قریش کے گروہ! تم خدا کی خلق میں ایک برگزیدہ قوم ہو اور خُدا نے تمہیں بڑی عزت دی ہے۔ مَیں تمہیں محمد کے متعلق نصیحت کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ تم میں ایک اعلیٰ اخلاق کا انسان ہے اور عربوں میں اپنے صدق اور سداد کی وجہ سے امتیاز رکھتا ہے اور سچ پوچھو تو وہ ہماری طرف وہ پیغام لایا ہے جس سے خواہ زبان انکار کرتی ہے، مگر دل اُسے مانتا ہے۔ مَیں نے عمر بھر محمد کا ساتھ دیا ہے اور ہر تکلیف کے موقع پر اس کی حفاظت کیلئے آگے بڑھا ہوں اور اگر مجھے اور مہلت ملی تو آئندہ بھی ایسا ہی کروں گا اور اے قریش! میری تمہیں بھی یہ نصیحت ہے کہ اسے دُکھ دینے کے دَر پے نہ ہو بلکہ اس کی نصرت اور اعانت کرو کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ اسکے بعد ابو طالب کی جلد ہی وفات ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات پر سخت صدمہ ہوا اور چونکہ ابو طالب ہمیشہ قریش کے مقابل میں آپؐ کے حامی اور محافظ رہے تھے، اس لیے ان کی وفات سے آپؐ کی پوزیشن اور بھی زیادہ نازک ہوگئی۔ وفات کے وقت جو 10 نبوی میں واقع ہوئی ابو طالب کی عمر اسّی سال سے اُوپر تھی۔ ابو طالب گو زندگی بھر شرک پر قائم رہے اور اسی حالت میں ان کی وفات ہوئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ انہیں اپنے باپ کی طرح سمجھا اور ان کی محبت و وفاداری اور خدمت و اطاعت اور عزت و احترام کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دُوسری طرف ابو طالب نے بھی آپؐ کے ساتھ ہمیشہ نہایت درجہ مربیانہ اور وفادارانہ سلوک رکھا اور اپنے آپ کو ہر قسم کی تکلیف میں ڈالنا گوارا کیا مگر آپؐ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ان کا یہ سلوک جہاں اُن کی اپنی شرافت و وفاداری کا ثبوت ہے وہاں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ وہ خواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشرکانہ خیالات کے ماتحت غلطی خوردہ خیال کرتے ہوں، مگر جھوٹا اور دھوکا دینے والا ہرگز نہیں سمجھتے تھے اور آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور راست گفتاری اور اخلاص کے دل سے قائل تھے۔ چنانچہ اس موقع پر میور صاحب لکھتے ہیں:

’’ابو طالب نے باوجود اپنے بھتیجے کے مِشن پر ایمان نہ لانے کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جس رنگ میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کی اور جس طرح اپنی ذات اور اپنے خاندان کو اپنے بھتیجے کی خاطر قربانی کیلئے پیش کیا، اس سے ابو طالب کی ذاتی شرافت و نجابت پر ایک نمایاں روشنی پڑتی ہے۔ دُوسری طرف ابو طالب کی یہ قربانیاں اس بات کا بھی قطعی ثبوت ہیں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دعویٰ میں مخلص خیال کرتا تھا۔ یقیناً ابو طالب ایک خود غرض اور دھوکے باز انسان کے واسطے اس قدر قربانی کیلئے تیار نہیں ہوسکتا تھا اور اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کو دیکھنے اور پڑتال کرنے کیلئے بھی غیر معمولی مواقع حاصل تھے۔‘‘

ابو طالب کی وفات سے چند دن بعد حضرت خدیجہؓ نے بھی انتقال کیا۔ خدیجہؓ نے بڑی بڑی دُکھ اور تکلیف کی گھڑیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا اور اُن کو آپؐ سے اور آپؐ کو ان سے بہت محبت تھی۔ اس لیے طبعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ وفات کے بعد جب کبھی ان کا ذکر آتا تو آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا آتیں اور آپؐ اکثر اُن کی تعریف فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدیجہؓ اپنے زمانہ کی بہترین عورتوں میں سے تھی اور حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آپؐ حضرت خدیجہؓ کا اس کثرت سے ذکرِ خیر کیا کرتے تھے کہ مجھے اُن پر غیرت آنے لگتی تھی اور مَیں کہتی تھی کہ آپؐ تو اس طرح خدیجہؓ کا ذکر فرماتے ہیں کہ گویا دنیا میں بس وہی ایک عورت پیدا ہوئی ہے۔ آپؐ فرماتے تھے ’’عائشہؓ! اس میں بڑی بڑی خوبیاں تھیں اور خدا نے مجھے اولاد بھی اسی سے دی۔‘‘ غرض آپؐ ہمیشہ نہایت محبت کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تھے۔ اگر گھر میں کبھی کوئی جانور وغیرہ ذبح ہوتا تو آپؐ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ضرور حصّہ بھیجتے۔ ایک دفعہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد آپؐ سے ملنے کیلئے آئیں اور دروازہ پر آکر اجازت چاہی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ بیتاب ہو کر اُٹھے کہ خدیجہؓ کی سی آواز ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بہن ہالہ آئی ہے۔ جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص جو ابھی تک اسلام نہ لائے تھے قید ہو کر آئے تو ان کی زوجہ یعنی آپؐ کی صاحبزادی زینبؓ نے جو ابھی تک مکّہ ہی میں تھیں، ان کے فدیہ کے طور پر اپنے گلے کا ہار اُتار کر بھیجا۔ یہ وہ ہار تھا جو حضرت خدیجہؓ نے زینبؓ کو جہیز میں دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کو دیکھا تو مرحومہ خدیجہؓ یاد آ گئی اور آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ صحابہ سے فرمایا: ’’اگر چاہو تو خدیجہؓ کی یہ یادگار اس کی بیٹی کو واپس کر دو۔‘‘ انہیں اشارہ کی دیر تھی فوراً ہار واپس کر دیا۔ وفات کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 65 سال کی تھی۔ مکّہ کے مقام حجون میں دفن کی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اُترے مگر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی کیونکہ ابھی تک جنازہ کی نماز مقرر نہ ہوئی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف میں اضافہ

حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات کے بعد قریش مکّہ آپؐ کی ذات کے متعلق بہت دلیر ہو گئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سخت تکالیف پہنچانی شروع کیں۔ ایک دفعہ آپؐ ایک راستہ پر چلے جاتے تھے کہ ایک شریر نے برسرِ عام آپؐ کے سَر پر خاک ڈال دی۔ ایسی حالت میں آپؐ گھر تشریف لائے۔ آپؐ کی ایک صاحبزادی نے یہ دیکھا تو جلدی سے پانی لے کر آئیں اور آپؐ کا سَر دھویا اور زار زار رونے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو تسلی دی اور فرمایا۔ بیٹی رو نہیں۔ اللہ تیرے باپ کی خود حفاظت کرے گا اور یہ سب تکلیفیں دُور ہو جائیں گی۔ پھر ایک دفعہ آپؐ صحن کعبہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود تھے اور چند رؤساء قریش بھی وہاں مجلس لگائے بیٹھے تھے کہ ابوجہل نے کہا ’’اس وقت کوئی شخص ہمّت کرے تو کسی اُونٹنی کا بچہ دان لا کر محمد کے اوپر ڈال دے۔‘‘ چنانچہ عقبہ بن ابی معیط اُٹھا اور ایک ذبح شدہ اُونٹنی کا بچہ دان لا کر جو خون اور گندی آلائش سے بھرا ہوا تھا آپؐ کی پُشت پر ڈال دیا اور پھر سب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ فاطمۃ الزہراؓ کو اس کا علم ہوا تو وہ دوڑی آئیں اور اپنے باپ کے کندھوں سے یہ بوجھ اُتارا۔ تب جا کر آپؐ نے سجدہ سے سَر اٹھایا۔ روایت آتی ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان رؤساء قریش کے نام لے لے کر جو اس طرح اسلام کو ذلیل کرنے اور مٹانے کے دَر پے تھے بددُعا کی اور خدا سے فیصلہ چاہا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر مَیں نے دیکھا کہ یہ سب لوگ بدر کے دن مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہو کر وادی بدر کی ہوا کو متعفن کر رہے تھے۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 171 تا 175، مطبوعہ 200 قادیان)

بقیہ سیرۃ المہدیؑ از صفحہ 9

صاحب عموماً اپنے اوپر چادر لپیٹے رکھتے تھے اور سر پر بھی چادر اوڑھ لیتے تھے اور اتنا ہی منہ کُھلا رکھتے جس سے راستہ نظر آئے۔ میرے والد بتلاتے تھے کہ مکان کے اندر جا کر چادر اتار دیتے تھے۔ حافظ صاحب نے بتلایا کہ ہمارے نانا فضل دین صاحب بتلایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب جب کچہری سے واپس آتے تو چونکہ آپ اہلمد تھے، مقدمہ والے زمینداران کے مکان تک ان کے پیچھے آ جاتے تو مرزا صاحب فضل دین صاحب کو بلاتے اور کہتے کہ فضل دین میرا پیچھا ان سے چھڑا دو یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ فضل دین صاحب ان زمینداروں کو سمجھاتے کہ جو تمہارا کام ہے مرزا صاحب کچہری میں ہی کر دیں گے۔ گھر میں وہ کسی سے نہیں ملتے۔ اور نیز انہوں نے بتلایا کہ جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے۔ کپڑے بنوا دیتے یا نقد دے دیتے تھے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے۔ مائی صاحبہ نے بتلایا کہ جب مرزا صاحب دوسری دفعہ بعد از دعویٰ سیالکوٹ آئے تو حکیم حسام الدین صاحب مرحوم کے مکان پر مجھے بلایا اور میرا حال پوچھا اور مَیں نے بیعت بھی کی۔ اس وقت مرزا صاحب بمع کنبہ آئے تھے۔ مرزا صاحب جب تیسری دفعہ آئے لوگوں نے آپ پر کوڑا ڈالا۔ حافظ صاحب نے اس موقعہ پر بتلایا کہ اس محلہ کے مولوی حافظ سلطان نے جو میرے استاد تھے، لڑکوں کو جھولیوں میں راکھ ڈلوا کر انہیں چھتوں پر چڑھا دیا اور انہیں سکھایا کہ جب مرزا صاحب گذریں تو یہ راکھ ان پر ڈالنا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ مائی صاحبہ اور حافظ صاحب دونوں نے بتلایا کہ حافظ سلطان کا مکان ہمارے سامنے ہے۔ یہ گھر بڑا آباد تھا۔ تیس چالیس آدمی تھے۔ مگر اس واقعہ کے بعد سیالکوٹ میں طاعون پڑی اور سب سے پہلے اس محلہ میں طاعون سے حافظ سلطان اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے ان کے گھر کے لوگ جو انتیس کے قریب تھے طاعون سے مر گئے اور چھوٹے چھوٹے بچے رہ گئے۔ اور جن لوگوں نے انہیں غسل دیا وہ بھی مر گئے اور جو شخص عیادت کرنے کیلئے آیا وہ بھی مر گیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(621)**بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوائے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی اور امۃ الحفیظ بیگم کی شادی کے باقی اپنے سب بچوں کی مجلس نکاح میں بذات خود شریک تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نکاح رڑکی میں ہوا تھا جہاں حضرت خلیفہ اوّل ؓ مع ایک جماعت کے بطور برات بھیجے گئے تھے اور وہیں نکاح ہوا تھا۔ رخصتانہ بعد میں ہوا جب ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب آگرہ میں تھے۔میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) کا نکاح حضرت صاحب کے گھر کے اندر صحن میں ہوا تھا جہاں اب حضرت ام المؤمنین رہتی ہیں۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے امرتسر سے اعلیٰ قسم کے چوہارے کافی مقدار میں تقسیم کرنے کیلئے منگوائے تھے جو مجلس میں کثرت سے تقسیم کئے گئے بلکہ بعض مہمانوں نے تو اس کثرت سے چوہارے کھا لئے کہ دوسرے دن حضرت صاحب کے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ کئی آدمیوں کو اس کثرت کی وجہ سے پیچش لگ گئی ہے۔ میاں شریف احمد صاحب کا نکاح بھی حضرت صاحب کے گھر میں ہی ہوا تھا۔مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا۔ مبارک احمد مرحوم کا نکاح بھی حضرت صاحب نے اپنے سامنے گھر کے اندر کیا تھا مگر وہ اسی سال فوت ہو گیا۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نکاح حضور کے وصال کے بعد ہوا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رُوحانی حکیم تھے اور حضرت خلیفہ اوّل ؓ جسمانی حکیم تھے۔ان ہر دو نے اپنے بچوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں کردی تھیں۔ میرے خیال میں جو دُنیا کا آجکل حال ہے اس کے لحاظ سے ابتدائی عمر کی شادی باوجود اپنے بعض نقائص کے تقویٰ اور طہارت کے لحاظ سے بہتر ہے۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مبارک احمد مرحوم کا نکاح اسکی بیماری کے ایام میں ہوا تھا مگر وہ بقضائے الٰہی چند دن بعد فوت ہو گیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابتدائی عمر کی شادی واقعی کئی لحاظ سے بہتر ہے۔ایک تو اس ذریعہ سے شروع میں ہی بدخیالات اور بدعادات سے حفاظت ہو جاتی ہے۔دوسرے جو جوڑ میاں بیوی کا چھوٹی عمر میں ملتا ہے وہ عموماً زیادہ گہرا اور مضبوط ہوتا ہے۔تیسرے چھوٹی عمر کی شادی میں یہ فائدہ ہے کہ اولاد کا سلسلہ جلد شروع ہو جاتا ہے۔جس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب والد کے گذرنے کا وقت آتا ہے تو بڑی اولاد چھوٹی اولاد کے سہارے کا باعث بن سکتی ہے۔اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ پس مغربی تقلید میں بہت بڑی عمر میں شادی کرنا کسی طرح پسندیدہ نہیں۔ اس طرح عمر کا ایک مفید حصہ ضائع چلا جاتا ہے۔ بے شک کم عمری کی شادی میں بعض جہت سے نقصان کا پہلو ہے۔مگر نَفۡعُھَآ اَکۡبَرُ مِنۡ اِثۡمِھَا کے اصول کے ماتحت فی الجملہ یہی بہتر ہے۔ **واللہ اعلم**

(622) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اپنی ایک مجلس میں بیان کیا کہ میں نے ایک رات مٹھائی کھانے میں کثرت کی جس سے رات بھر تکلیف رہی اور پیٹ میں بہت ریاح اور قراقر رہا۔اس پر مجھے الہام ہوا کہ بَطۡنُ الۡاَنۡبِیَاءِ صَامِتٌ ۔یعنی انبیاء کا پیٹ خاموش ہوتا ہے۔اس عاجز نے یہ بات سُن کر ذہن میں رکھی اور اس کے بعد ہمیشہ گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اسکا خیال رکھا اور بات کو سچ پایا۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ انبیاء کی جسمانی طہارت اور نظافت ایک حد تک اس وجہ سے بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنی عادات میں بہت معتدل ہوتے ہیں اور کوئی ایسی چیز استعمال نہیں کرتے جو بدبو پیدا کرے یا پیٹ میں ریاح پیدا کرے یا کسی اور طرح کی گندگی کا باعث ہو۔اس احتیاط کی وجہ علاوہ ذاتی طہارت اور نظافت کی خواہش کے ایک یہ بھی ہے کہ انبیاء کو ذات باری تعالیٰ اور ملائکۃ اللہ کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے اور اللہ اور اس کے فرشتے بوجہ اپنی ذاتی پاکیزگی کے انسان میں بھی پاکیزگی کو بہت پسند کرتے ہیں۔

(623)**بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہّ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 1900ء میں یا اس کے قریب عیدالاضحیٰ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو لکھا کہ جتنے دوست یہاں موجود ہیں ان کے نام لکھ کر بھیج دو تا مَیں ان کیلئے دُعا کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے سب کو ایک جگہ جہاں آجکل مدرسہ احمدیہ ہے اور اُس وقت ہائی سکول تھا جمع کیا اور ایک کاغذ پر سب کے نام لکھوائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سارا دن اپنے کمرہ میں دروازے بند کر کے دُعا فرماتے رہے۔صبح عید کا دن تھا۔آپ نے فرمایا مجھے الہام ہوا ہے کہ اس موقعہ پر عربی میں کچھ کلمات کہو۔اس لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس وقت قلم دوات لے کر موجود ہوں اور جو کچھ مَیں عربی میں کہوں لکھتے جائیں۔آپ نے نمازِ عید کے بعد خطبہ خود پہلے اردو میں پڑھا۔ مسجد اقصیٰ کے پُرانے صحن میں دروازے سے کچھ فاصلہ پر ایک کُرسی پر تشریف رکھتے تھے۔حضور کے اُردو خطبہ کے بعد حضرت مولوی صاحبان حسبِ ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے بائیں طرف کچھ فاصلہ پر کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ گئے اور حضور نے عربی میں خطبہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اس عربی خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔تقریر کے وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔تقریر کے دوران میں ایک دفعہ حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں اس وقت ایک عجیب عالم تھا جس کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ خطبہ حضور کی کتاب خطبہ الہامیہ کے ابتداء میں چھپا ہوا ہے۔آپ نے نہایت اہتمام سے اس کو کاتب سے لکھوایا اور فارسی اور اُردو میں ترجمہ بھی خود کیا۔ اس خطبہ پر اعراب بھی لگوائے اور آپ نے فرمایا کہ جیسا جیسا کلام اُترتا گیا مَیں بولتا گیا۔ جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو مَیں نے بھی تقریر کو ختم کر دیا۔ آپ فرماتے تھے کہ تقریر کے دَوران میں بعض اوقات الفاظ لکھے ہوئے نظر آجاتے تھے۔آپ نے تحریک فرمائی کہ بعض لوگ اس خطبہ کو حفظ کر کے سُنائیں۔ چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے اس خطبہ کو یاد کیا اور مسجد مبارک کی چھت پر مغرب وعشاء کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں اس کو پڑھ کر سُنایا۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کی یہ روایت مختصر طور پر حصہ اول طبع دوم کی روایت نمبر 156 میں بھی درج ہو چکی ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے بعض اصحاب سے چند عدد روایات لکھ کر ایک کاپی میں محفوظ کی ہوئی ہیں۔ یہ روایت اسی کاپی میں سے لی گئی ہے۔آگے چل کر بھی اس کاپی کی روایات آئیں گی۔اس لئے مَیں نے ایسی روایات میں مولوی عبدالرحمن صاحب کے واسطے کو ظاہر کر دیا ہے۔مولوی عبدالرحمن صاحب خود صحابی نہیں ہیں مگر انہوں نے یہ شوق ظاہر کیا ہے کہ ان کا نام بھی اس مجموعہ میں آجائے۔ اس کاپی میں جملہ روایات اصحاب جو بوجہ نابینائی یا ناخواندگی معذور تھے ان کی روایات مولوی عبدالرحمن صاحب مبشّر نے اپنے ہاتھ سے خود لکھی ہیں۔

(624)**بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ ’’دہلی میں واصل جہنّم۔واصل خان فوت ہو گیا‘‘ تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے اس کے متعلق سب سے پہلے حضرت خلیفہ اوّل ؓ کو بلا کر اُن سے علیحدگی میں بات کی تھی اور یہ الہام سُنا کر واصل خاں کی بابت دریافت فرمایا تھا۔اس وقت حضرت صاحب اور حضرت مولوی صاحب کے سوا اور کوئی نہ تھا۔البتہ خاکسار پاس کھڑا تھا اور شاید مجھے ہی بھیج کر حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو بُلایا تھا۔ اور آپ مولوی صاحب کو مسجد مبارک کے پاس والے حصہ میں اپنے مکان کے اندر ملے تھے۔اور زمین پر ایک چٹائی پڑی تھی اس پر بیٹھ گئے تھے۔ نیز اس الہام کے الفاظ جو مجھے زبانی یاد تھے یہ تھے کہ ’’دہلی میں واصل خاں واصل جہنّم ہوا‘‘ مگر جو الفاظ اخبارات میں شائع ہوئے ہیں وہ اس طرح پر ہیں جس طرح شروع روایت میں درج کئے گئے ہیں۔اور غالباً وہی صحیح ہونگے۔کیونکہ زبانی یاد میں غلطی ہو جاتی ہے۔ **واللہ اعلم**۔

(625) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مَیں 11/ستمبر 1935ء کو سیالکوٹ میں تھا۔ وہاں مجھے مائی حیات بی بی صاحبہ بنت فضل دین صاحب جو کہ حافظ محمد شفیع صاحب قاری کی والدہ ماجدہ ہیں سے ملنے کو موقعہ ملا۔اس وقت میرے ہمراہ مولوی نذیر احمد صاحب فاضل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ اور چوہدری عصمت اللہ خان بی. اے۔ پلیڈر لائلپور، سیکرٹری جماعت احمدیہ لائلپور بھی تھے۔ مائی صاحبہ اپنے مکان کی دہلیز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ہم نے ان کو نہ پہچانا۔مگر انہوں نے ہم کو پہچان کر السلام علیکم کہا۔ اور فرمایا کہ ادھر تشریف لے آئیں۔ مائی صاحبہ کی عمر اس وقت 105 سال ہے۔مائی صاحبہ نے بتایا کہ غدر کے زمانہ میں جب یہاں بھاگڑ پڑی اور دفاتر اور کچہریوں کو آگ لگی تو اس وقت مَیں جوان تھی۔ دورانِ گفتگو میں مائی صاحبہ نے بتایا کہ مجھے مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے اس وقت سے واقفیت ہے کہ جب آپ پہلے پہل سیالکوٹ تشریف لائے تھے اور یہاں ملازمت کے زمانہ میں رہے تھے۔مرزا صاحب کی عمر اس وقت ایسی تھی کہ چہرے پر مس پھوٹ رہی تھی اور آپ کی ابھی پوری داڑھی نہ تھی۔ سیالکوٹ تشریف لانے کے بعد حضرت مرزا صاحب میرے والد صاحب کے مکان پر آئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا۔میاں فضل دین صاحب آپ کا جو دوسرا مکان ہے وہ میری رہائش کیلئے دے دیں۔ میرے والد صاحب نے دروازہ کھولا اور آپ اندر آگئے۔ پانی، چارپائی، مصلّٰی وغیرہ رکھا۔مرزا صاحب کا سامان بھی رکھا۔آپ کی عادت تھی کہ جب کچہری سے واپس آتے تو پہلے میرے باپ کو بُلاتے اور ان کو ساتھ لے کر مکان میں جاتے۔ مرزا صاحب کا زیادہ تر ہمارے والد صاحب کے ساتھ ہی اُٹھنا بیٹھنا تھا۔ان کا کھانا بھی ہمارے ہاں ہی پکتا تھا۔میرے والد ہی مرزا صاحب کو کھانا پہنچایا کرتے تھے۔مرزا صاحب اندر جاتے اور دروازہ بند کر لیتے اور اندر صحن میں جا کر قرآن پڑھتے رہتے تھے۔ میرے والد صاحب بتلایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض وقت سجدہ میں گر جاتے ہیں اور لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں اور یہاں تک روتے ہیں کہ زمین تر ہو جاتی ہے۔ مائی صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی باتیں بتلاتے ہوئے متعدد دفعہ کہا۔’’مَیں قربان جاؤں آپ کے نام پر‘‘ یہ بیان حافظ محمد شفیع صاحب قاری کی موجودگی میں مَیں نے لیا اور حافظ صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے سامنے بتلایا کہ یہی باتیں مَیں اپنے ماموں اور نانے سے بھی سُنا کرتا تھا۔ مائی صاحبہ نے بتلایا کہ پہلے مرزا صاحب اسی محلہ میں ایک چوبارہ میں رہا کرتے تھے جو ہمارے موجودہ مکان واقع محلہ جھنڈانوالہ سے ملحق ہے۔ جب وہ چوبارہ گر گیا تو پھر مرزا صاحب میرے باپ کے مکان واقع محلہ کشمیری میں چلے گئے۔ چوبارہ کے گرنے کا واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پاس چوبارہ میں خلیل، منشی فقیر اللہ وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے، تو مرزا صاحب نے کہا باہر آجاؤ۔ جب وہ سب باہر دوسرے مکان کی چھت پر آئے، تو چوبارہ والا چھت بیٹھ گیا۔ حافظ محمد شفیع صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیل کہتا تھا کہ چوبارہ میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جس سے گرنے کا خطرہ ہوتا۔ مائی صاحبہ نے بتلایا کہ مرزا

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

آپ کو اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسکول کی پڑھائی میں صرف کرنا چاہئے اور ایک گھنٹہ یا نصف گھنٹہ ناصرات کے نصاب کیلئے یا اسلامی تعلیمات کی کتب کے مطالعہ کیلئے کافی ہے

روزہ کا مزہ تو تب ہے کہ جو آپ اپنی معمول کی خوراک کھاتے ہیں اسی سے روزہ رکھو اور اسی سے روزہ کھولو
اور وہ پیسے جو آپ شاہانہ چیزوں کے کھانے میں خرچ کرتے ہیں وہ صدقہ وخیرات میں دے دو

جو شخص بیعت کرتا ہے مگر شرائط بیعت کو پورا نہیں کرتا وہ ایک اچھا آدمی نہیں ہے
اور ایک ایسا شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مانتا ہے لیکن بیعت نہیں کرتا وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی شرائط کو پورا نہیں کرتا

طلباء کو اپنی پنجوقتہ نمازوں میں اپنی کامیابی کیلئے دعا کرنی چاہئے یہ چیز انہیں پرسکون رکھے گی اور ان کی پڑھائی کا دباؤ اور پریشانی بھی کم ہوگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ آسٹریلیا کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 21/مارچ 2021ء کو آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والی 40 سے زائد ناصرات الاحمدیہ کو جن کی عمر 13 سے 15 سال تک تھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

ملاقات کے آغاز میں حضور انور نے آسٹریلیا میں آنے والے سیلاب کے متعلق استفسار فرمایا کہ وہاں (آسٹریلیا) میں تو سیلاب آیا ہوا ہے تو آپ لوگ یہاں کیسے پہنچے؟ اس پر لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر نے بتایا کہ حضور جہاں ہم اکٹھے ہوئے ہیں اس مسجد کے تین اطراف پانی ہے اور ایک طرف بھی سڑک پر سیلابی پانی کھڑا ہے۔ اس پر حضور انور نے فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ جو بچیاں آئی ہوئی ہیں وہ واپس جاسکیں گی یا رات یہیں رہیں گی؟ اس پر ممبر لجنہ اماء اللہ نے بتایا کہ حضور اسکا فیصلہ کلاس کے بعد حالات دیکھ کر ہی کر سکیں گے۔ پھر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا رات کے قیام کا انتظام کیا ہوا ہے، بستروں وغیرہ کا؟ اس پر ممبر لجنہ اماء اللہ نے بتایا کہ بستروں کا انتظام موجود ہے۔ پھر حضور انور نے دوبارہ استفسار فرمایا کہ اگر بچیاں یہاں رات ٹھہریں گی تو صبح ناشتے کا انتظام ہو جائے گا اور سیلاب کی وجہ سے ناشتے کے انتظامات میں دقّت تو نہیں ہوگی؟ اس پر ممبر لجنہ اماء اللہ نے بتایا کہ جی حضور ناشتہ کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (اس پر حضور انور نے اطمینان کا اظہار فرمایا اور تبسم فرمایا)

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حدیث نبوی ﷺ پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے ایک اقتباس پڑھا گیا اور ایک نظم پڑھی گئی۔ ایک گھنٹے پر محیط اس ملاقات میں ناصرات الاحمدیہ کو حضور انور سے چند سوالات کرنے کا موقع بھی ملا۔

۞ ایک ناصرہ نے پوچھا کہ پیارے حضور! کیا ایسے حالات میں جبکہ کوئی مرد میسر نہ ہو، کوئی عورت قربانی کے جانور کو ذبح کرسکتی ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہاں، تم کرسکتی ہو، اگر تمہارے میں اتنی ہمت ہے کہ تم جانور ذبح کرسکتی ہو تو ذبح کرسکتی ہو۔ اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ بہت تیز چھری استعمال کی جائے اور پوری طاقت سے ذبح کرو تا کہ جانور زیادہ دیر تکلیف میں نہ رہے۔ تیزی سے ایک ہی مرتبہ اس کو ذبح کرو۔ اس لیے اگر ہمت ہے تو ذبح کرسکتی ہو، (حضور انور نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ) تمہیں کس نے کہا ہے کہ قربانی کو ذبح کرنا صرف مردوں کا ہی کام ہے۔

۞ ایک سوال کے جواب میں کہ کس طرح سکول کی پڑھائی اور دینی تعلیم کو ساتھ ساتھ لے کر چلا جائے حضور انور نے فرمایا: آپ کو اپنا زیادہ سے زیادہ وقت سکول کی پڑھائی میں صرف کرنا چاہئے اور ایک گھنٹہ یا نصف گھنٹہ بھی ناصرات کے نصاب کیلئے یا اسلامی تعلیمات کی کتب کے مطالعہ کیلئے کافی ہے۔ اس لیے دو گھنٹے یا تین گھنٹے یا جتنا وقت بھی آپ کو سکول کا کام مکمل کرنے کیلئے درکار ہے اس میں صرف کریں اور پھر نصف گھنٹہ یا ایک گھنٹہ دینی معلومات کے حصول میں صرف کریں اور یہ کافی ہے۔ اس طرح آپ اسکول کی پڑھائی اور دینی تعلیمات دونوں کا حق ادا کرسکتی ہیں۔

۞ ایک ناصرہ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ حضور انور کو رمضان میں سحر و افطار میں کیا کھانا پسند ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ میں بالعموم جو ناشتہ کرتا ہوں وہی سحری میں لیتا ہوں اور جو میں کھانا کھاتا ہوں وہی افطاری میں کھا لیتا ہوں۔ جیسا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے، میں افطاری کھجور سے کرتا ہوں۔ پھر میں جیسا کہ بالعموم لوگ فضول چیزیں کھاتے ہیں جیسے سموسے، پکوڑے اور چاٹ وغیرہ اور دیگر غیر ضروری کھانے، بالکل نہیں کھاتا۔ میں اتنا زیادہ بھی نہیں کھاتا کہ افطاری کے بعد پریشانی محسوس ہو اور صبح کے وقت روزہ رکھنے کیلئے اٹھنے میں بھی دقت محسوس ہو۔ اس لیے ایک سادہ روٹین ہونی چاہئے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ ایک معاشرے کے طور پر ہم نے یہ روایت بنالی ہے کہ رمضان کے سحر و افطار میں ضرور ہم نے کوئی خاص چیز کھانی ہے۔ یوں ایک طرف تو ہم غیر ضروری خرچ بڑھا لیتے ہیں اور پیٹ الگ خراب ہو جاتا ہے اور روزہ رکھ کر پورا دن آپ کو سستی رہتی ہے۔ روزہ کا مزہ تو تب ہے کہ جو آپ اپنی معمول کی خوراک کھاتے ہیں اسی سے روزہ رکھو اور اسی سے روزہ کھولو اور وہ پیسے جو آپ شاہانہ چیزوں کے کھانے میں خرچ کرتے ہیں وہ صدقہ وخیرات میں دے دو۔

۞ ایک اور ناصرہ نے تقویٰ کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی کہ 'یہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے' اور حضور انور سے پوچھا کہ کیا اگر کوئی اپنے دینی فرائض پورے کرتا ہے اور پھر دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز بھی ہوتا ہے تو کیا وہ متقی نہیں ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متقی انسان دنیاوی چیزوں کو دینی تعلیمات، عبادات اور دینی فرائض پر ترجیح نہیں دیتا۔ اگر آپ دین کو دنیا پر ترجیح دے رہی ہیں، پنجوقتہ نماز پوری توجہ سے ادا کر رہی ہیں اور اپنی نمازیں سنوار کر ادا کر رہی ہیں اور استغفار کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو دن بھر یاد کرتی رہتی ہیں اور برے کام نہیں کر رہیں اور پھر ساتھ میں نوکری بھی کر رہی ہیں اور مناسب منافع بخش آمدن بھی ہے پھر اگرچہ آپ پیسے کما رہی ہیں اور دنیاوی چیزوں سے لطف بھی اٹھا رہی ہیں، آپ گاڑی بھی استعمال کر رہی ہیں، اچھا لباس پہن رہی ہیں اور اچھے گھر میں رہ رہی ہیں۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو آج کے دَور میں زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہیں اور یہ آپ کو آرام اور سہولت دیتی ہیں اور آپ ان سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ لیکن آپ کو صرف ان چیزوں کے پیچھے ہی نہیں بھاگنا چاہئے اور ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے ان چیزوں کو بھی حاصل کریں اور اپنی زندگی کو پُرسہولت بنائیں اپنے لیے، اپنے بچوں کیلئے، اپنی فیملی کیلئے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو صرف اس دنیا کو ہی ہمیشگی کی چیز سمجھ بیٹھتے ہیں اور حقوق اللہ کو بھلا دیتے ہیں تو پھر یہ دنیا آپ کیلئے ایک جہنم بن جاتی ہے۔ اگرچہ آپ کی نظر میں یہ جنت ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ آپ کیلئے اچھی نہیں ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس کے برعکس، ایک آدمی جو ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کو بجالانے والا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کیلئے ہمیشہ ان حقوق کا کما حقہ ادا کرنا مشکل ہوتا ہے اور وہ بسا اوقات اس میں تکلیف محسوس کرتا ہے پھر اگرچہ لوگوں کا خیال ہو کہ یہ دنیا اس کیلئے قید خانہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ آخرت میں اپنے لیے جنت کا سامان کر رہے ہیں۔ اس لیے اگر آپ دنیاوی چیزوں سے لطف بھی اٹھا رہے ہوں تو بھی یہ خیال رہے کہ آپ حقوق اللہ کو ترجیح دینے والے ہوں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے والے ہوں۔

۞ ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ کیا اگر کوئی یہ کہے کہ وہ احمدیت پر ایمان لاتا ہے اور ان تعلیمات پر عمل بھی کرتا ہے لیکن انہوں نے بیعت نہ کی ہو تو کیا ایسی صورت میں ایسا مرد یا عورت احمدی کہلانے کا مستحق ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں اگر وہ کہتا ہے کہ وہ احمدیت پر ایمان لاتا ہے اور بیعت نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جماعت میں شمولیت کی اصل شرط سے انحراف کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر اس شخص سے جو آپ کو مانتا ہے بیعت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تا کہ وہ جماعت کا حصہ بن سکے اور پوری طرح جماعت کی آغوش میں آسکے۔ پھر جماعت کے قواعد وضوابط پر بھی پوری طرح عمل کرے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ وہ احمدیت پر ایمان لاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ ایمان لاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور وہی موعود وجود ہیں جنہوں نے بعد کے ایام میں ظاہر ہونا تھا اور جن کی خوش خبری آنحضرت ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتا یا آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر اور جماعت میں باقاعدہ داخل نہیں ہوتا تو ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک اچھا انسان ہے لیکن ہم اسے احمدی نہیں کہہ سکتے۔ بیعت بہت ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ بیعت لیا کرتے تھے پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بیعت لی۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کا اجرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اور جب آپ بیعت کریں گے تو تب ہی آپ شرائط بیعت پر عمل بھی کریں گے۔ اسی لیے بیعت کی بھی کچھ شرائط ہوتی ہیں اور جب آپ بیعت کرتے ہیں تو وہ شرائط پوری کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ اگر بیعت کرنے کے بعد آپ وہ شرائط پوری نہیں کریں گے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے محض زبانی طور پر بیعت کی ہے لیکن آپ اصل تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ اس لیے جو شخص بیعت کرتا ہے مگر شرائط بیعت کو پورا نہیں کرتا وہ ایک اچھا آدمی نہیں ہے اور ایک ایسا شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مانتا ہے لیکن بیعت نہیں کرتا وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی شرائط کو پورا نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسی لیے میں نے شرائط بیعت کے حوالہ سے خطبات کا سلسلہ چلایا تھا اور بعض دیگر مواقع پر بھی خطابات کیے تھے شرائط بیعت کے حوالہ سے، تو آپ کو میری وہ (شرائط بیعت) والی کتاب پڑھنی چاہئے تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور بیعت کرنے کے بعد آپ کے کیا فرائض ہیں۔

۞ ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ وہ اپنی ہم مکتب

کوہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے کون سے دلائل دے سکتی ہے؟حضورانور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو جو مذہب کے بارے میں شک وشبہات میں مبتلا ہیں یا منکر ہیں قبولیت دعا کے ذاتی تجربات بتانے چاہئیں۔پھر حضور انور نے اس ناصرہ سے استفسار فرمایا کہ کیا اس کی کوئی دعا کبھی قبول ہوئی ہے؟تو اس نے جواب دیا کہ جی حضور قبول ہوئی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنی سہیلیوں کو بتانا چاہئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس نے میری دعا قبول کی۔اس سے اللہ کا وجود ثابت ہوتا ہے۔آپ کو وہ کتاب ’ہمارا خدا‘ بھی پڑھنی چاہئے، وہاں آپ کو ہستی باری تعالیٰ کے کئی دلائل مل جائیں گے۔پھر آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ’ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل‘ بھی پڑھنی چاہئے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنی مثال پیش کریں کہ میں خدا پر کامل ایمان رکھتی ہوں اور جب میں نے خدا سے دعا کی تو خدا نے میری دعا قبول کی اور اس (قبولیت) نے میرے ایمان کو مزید تقویت دی۔

۞ ناصرات الاحمدیہ میں سے ایک نے سر پر سکارف لینے کے بارے میں استفسار کیا۔ اس کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: اگر دوسرے لوگ آپ سے پوچھیں کہ آپ نے کیوں سر پر سکارف لیا ہوا ہے تو آپ انہیں بتائیں کہ ہمارے مذہب کی بنیادی تعلیم شرم وحیا ہے اور ہمیں ہمیشہ ایک شرم وحیا والے لباس میں ہونا چاہئے اور سر کو ڈھانپنا بھی شرم وحیا والے لباس کا حصہ ہے۔اسی لیے پرانے وقتوں میں عیسائی Nuns بھی سکارف پہنتی تھیں اور آج کل بھی چرچز میں ایسا ہی ہوتا ہے۔اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی سکارف کا پہننا شرم وحیا والے لباس کا حصہ ہے۔اسی لیے ہم سکارف پہنتے ہیں۔

۞ ایک ناصرہ نے پوچھا کہ ہائی اسکول کی پڑھائی کے پریشر کو کس طرح برداشت کیا جائے اور اچھے رنگ میں پڑھائی کیسے کی جائے؟اس کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ جو بھی آپ نے اگلے دن پڑھنا ہو، اس کو گھر سے پڑھ کر جائیں اور پھر جب آپ کلاس میں ٹیچر کا لیکچر سن رہی ہوں گی تو آپ کیلئے سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ پھر جب آپ گھر واپس آئیں تو اسکی دہرائی کریں۔ پھر آپ پر زیادہ دباؤ نہیں پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں۔اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے یہ کام آسان کرے۔حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کو اپنی پنجوقتہ نمازوں میں اپنی کامیابی کیلئے دعا کرنی چاہئے اور یہ چیز انہیں پرسکون رکھے گی اور ان کی پڑھائی کا دباؤ اور پریشانی بھی کم ہوگی۔مزید برآں حضور انور نے دو قرآنی دعاؤں رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا اور رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ کا ذکر فرمایا اور ان کو باقاعدگی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

۞ ایک اور ناصرہ نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے پہلے شراب کیوں حرام قرار نہیں دی تھی جبکہ یہ انسانوں کیلئے مضر تھی۔ اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام سے پہلے مکہ میں لوگ بغیر کسی پابندی کے شراب پیتے تھے اور اکثر شراب کے نشہ میں رہتے تھے تاہم پھر بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو الکوحل کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اسلام سے پہلے بھی یہی خیال کرتے تھے کہ شراب اچھی چیز نہیں ہے۔اس لیے انہوں نے کبھی شراب نہیں پی تھی۔تو اس کا مطلب ہے کہ اسلام سے پہلے بھی ان کا یہی خیال تھا کہ الکوحل کوئی اچھی چیز نہیں ہے اور نقصان دہ ہے۔حضور انور نے مزید فرمایا کہ بعد ازاں اسلامی تعلیمات آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئیں، ہر چیز کے بارے میں احکامات نازل ہوئے اور اسلام ایک کامل مذہب کے طور پر ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو انسانوں پر منفی اثرات ڈالتی ہے تو اسکی قلیل مقدار بھی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ایک واضح حکم ہے کہ ہمیں الکوحل نہیں پینی چاہئے کیونکہ اس سے انسان اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور یوں وہ اپنی عبادت اور دعاؤں پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا اور ان کے دوسروں سے روزمرہ کے تعلقات بھی بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

۞ ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ کسی بھی غیر مسلم کو قائل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے کہ میت کی تدفین اس کو جلانے سے بہتر اور معزز طریق ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کے مطابق سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ کسی میت کو ایک کپڑے میں لپیٹا جائے اور ایک کفن میں اسکی تدفین کر دی جائے اور اس پر کتبہ لگا دیا جائے اور پھر آپ اسکو یاد رکھیں بجائے اسکے کہ آپ اس میت کو جلا کر نیست ونابود کر دیں۔تو بہترین طریق یہی ہے کہ اس میت کو ایسے ہی رکھا جائے اور پھر باقی معاملات خدا پر چھوڑ دیے جائیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ میت خود ہی گل سڑ جائے گی اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی۔ یہ اسلامی تعلیم ہے اور زمانہ قدیم سے ہی ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی خیال رہے کہ سب لوگوں پر ایک دوسرے کی مذہبی اور مقدس روایات کا احترام کرنا واجب ہے بجائے اسکے کہ باہمی اختلافات کو بیان کر کے باہمی تقسیم اور اختلاف کو ہوا دی جائے اور ایک دوسرے کے عقائد اور روایات کی مذمت کی جائے۔حضور انور نے مزید فرمایا کہ ہر مذہب کا میت کو احترام دینے کا اپنا طریق ہے اور میت کی تدفین کرنا اسلام کا طریق ہے۔ اگر ہم دوسروں سے بحث نہ کریں اور ان کی تعلیمات کو برا بھلا نہ کہیں تو وہ ہمارے ساتھ بحث کیوں کریں گے اور ہمارے مذہب کے بارے میں منفی رائے کا اظہار کیوں کریں گے یا ہماری مذہبی تعلیمات کے بارے میں اعتراضات کیوں کریں گے! آپ کو بجائے ان معاملات پر بحث کرنے کے یہ کہنا چاہئے کہ ہمیں قطع نظر ایک دوسرے کی روایات کے، باہمی رواداری سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ یہ ایک ساتھ زندگی گزارنے کا بہترین طریق ہے۔

اس ملاقات کے دوران حضور انور کو آسٹریلیا اور خاص طور پر South Wales میں شدید سیلاب کے حوالہ سے آگاہ کیا گیا۔حضور انور نے ان کے محفوظ رہنے اور سب متاثرین کی آسودہ حالی کیلئے دعا کی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24؍اگست 2021ء)

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

(اعلان برائے اسامی درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شرائط :

(1)امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو(2)امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم ازکم 2+10 45% نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے(3)امیدوار اردو/ انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو(4)اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا(5)نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزاوّل: قرآن کریم ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ **(30 نمبرات)**، **جزدوم:** کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ، نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات)**، **جزسوم:** انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)**(20 نمبرات)**، **جزچہارم:** حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات)**(20 نمبرات)**، **جزپنجم:** معلومات عامہ(G.K)**(10 نمبرات)**

(6)تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا(7)تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (8)سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا(9)سفر خرچ قادیان آمد ورفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدوار کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔ (ناظر دیوان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09682627592, 09682587713 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

اعلان برائے داخلہ دارالصنعت قادیان

دارالصنعت قادیان میں نئے سال برائے 2022-2023 کیلئے داخلہ شروع ہوگیا ہے۔داخلہ کے بعد نئے سیشن کی کلاسز ماہ جولائی سے شروع ہوں گی۔خواہشمند نوجوان جلد رابطہ کریں۔دارالصنعت قادیان حکومت کے ادارہ NSIC دہلی سے رجسٹرڈ ہے جس میں مندرجہ ذیل Technical Courses کروائے جاتے ہیں۔

Course	Fee	Duration
Certificate in Computer Applications	9000	1 Year
Plumbing	6000	1 Year
Electrician	6000	1 Year
Welding	6000	1 Year
Diesel Mechanic	10000	1 Year
Motor Vehicle Mechanic	7000	1 Year
AC & Refrigerator	9000	1 Year

نوٹ: فیس کی رقم اقساط میں دی جاسکتی ہے۔فیس بورڈ NSIC میں جاتی ہے۔بیرون قادیان کے احمدی نوجوانوں کیلئے ہوسٹل اور کھانے کا انتظام موجود ہے جس کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ بورڈ کی فیس کے علاوہ اور کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے

9872725895, 8077546198

(پرنسپل دارالصنعت، قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں، خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حوالے سے بات ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے

آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو

جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظامِ خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کیلئے
یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی مسلمان فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے
باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم کی جو تبلیغ ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس تبلیغ کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جا رہی ہے
اس وقت زمانے کی ضرورت کے مطابق حقیقی جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے، مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کی اشاعت ہے تو جماعت احمدیہ
کر رہی ہے لٹریچر اسلام کے حق میں شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جا رہے ہیں تو آج یہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے، ایک بہت بڑا ذریعہ
ہماری تبلیغ کا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہے جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے

دنیا بھر میں جماعتی کاوشوں کے نیک اثرات اور قبولیت کی روشن مثالیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے، یہ بھی سنیں، کہیں دن ہے، کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے، خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُسکے فضل سے ہوتی ہے، مختلف موضوعات ہیں، اُن پر خطبات دیئے جاتے ہیں

ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ اسلام کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے،
نہ کہ کسی مولوی یا کسی گروہ اور کسی حکومت کے ساتھ، پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے
جو حقیقی اسلام پیش کر رہی ہے، جو خاتم الخلفاء کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے،
جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے

جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا
دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اسکی برکات سے فیضیاب ہوں

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 30ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سڈنی میں 06 اکتوبر 2013ء بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اس وقت میں اپنی بات اُن آیات کے مضمون سے ہی شروع کروں گا جو ہمارے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ اس وقت ان کی تفسیر اور تفصیل تو بیان نہیں ہوگی۔ بہر حال خلاصۃً اس کے چند نکات یہاں پیش کر دیتا ہوں۔

پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حوالے سے توجہ دلائی جائے تو ایک حقیقی مومن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ ردّ عمل تمہارا ہوگا، جب یہ جواب تمہارا ہوگا تو سمجھ لو کہ تمہیں تمہارا مقصد حاصل ہو گیا۔ مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا۔ پھر یہ کہ کسی خوف یا منافقت سے یہ نہیں کہنا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، بلکہ تقویٰ کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی محبت اور اُسکی رضا مدّ نظر رہتے ہوئے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اپنے خاندان، اپنے عزیزوں یا کسی ذاتی مفاد کی خاطر یہ اطاعت کرنے کے اظہار نہ ہوں۔ صرف وہاں اظہار نہ ہو جہاں اپنے مفادات کا تحفظ ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا مقام بلند فرماؤں گا۔ تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ پھر یہ کہ منہ سے دعوے نہ کرو کہ ہمیں حکم ملے تو ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے۔ زبانی دعوے نہ ہوں کہ ہم جماعت کی خاطر ہر قربانی دینے والے ہیں۔ وقت آئے گا تو یہ نہ ہو کہ بہانے اور تاویلیں پیش کرنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے اس لئے اپنے قول و فعل کو ایک کرو۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو تمہاری باتوں اور بلند بانگ دعووں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وقت آئے تو ثابت کرو کہ کسی بھی قربانی سے تم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، رسول کا کام اُن کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے اور نصیحت کرنا ہے۔ اگر لوگ اُس پر عمل نہیں کرتے تو رسول اُس کا جواب دہ نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم بات نہیں سنتے، نصیحت پر عمل نہیں کرتے تو اس کا بار تم پر پڑے گا، نہ کہ رسول پر۔

پھر آگے فرماتا ہے کہ اگر بات سنو گے اور عمل کرو گے تو ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ اور انعام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم ایک لڑی میں پروئے جاؤ گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو گے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُس دین پر قائم کرے گا جو اُس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کونسا دین پسند فرمایا ہے۔ دوسری جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دینِ اسلام ہے۔ گویا خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے حقیقی مسلمان ہوں گے کیونکہ اسلام کی روح اکائی میں ہے، وحدت میں ہے۔

پھر فرمایا جب تم ایک اکائی بن جاؤ گے تو تمہیں تمکنت اور مضبوطی عطا ہو گی۔ بحیثیت جماعت تمہاری طاقت مضبوطی اور اکائی ایک قوت کا اظہار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوف کے حالات بھی پیدا

ہوں گے تو اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ سے تمہارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور خوف کو امن میں بدل دے گا۔

پھر فرمایا کہ پس تم خلافت کے انعام کے شکرگزار رہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے رہو۔ فرمایا کہ انعام اُنہیں ملے گا جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے۔ نمازوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے، عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ پس تم اس عبادت کا حق ادا کرنے کیلئے، انعامات کے مستحق بننے کیلئے اپنی نمازوں کی طرف توجہ دو، اُنہیں قائم کرو، وقت پر ادا کرو، باجماعت ادا کرو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

پھر فرمایا عبادت کے معیار بلند کرنے کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ کرو تاکہ تبلیغِ اسلام بھی ہو سکے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے۔

پھر آخر میں فرمایا کہ یہ باتیں اور مالی قربانیاں تبھی ثمر آور ہوں گی، تبھی تمہیں فائدہ دیں گی جب تم رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہوگے اور اُس کے بعد نظامِ خلافت کی اطاعت کر رہے ہوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول...... حدیث 7137)

پس اس آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دیکھیں تو خلافت کی اطاعت اُسی طرح لازم ہے جس طرح رسول کی اطاعت۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر اطاعت کا یہ مادہ ہو تو بظاہر دنیاوی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق کامیابیاں عطا ہوں گی۔ اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حوالے سے بات ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے۔ اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے جس کو آیتِ استخلاف بھی کہتے ہیں۔

اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو۔ اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظامِ خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کیلئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی مسلمان فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم کی جو تبلیغ ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس تبلیغ کے ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جارہی ہے۔

ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جہاد نہیں کرتے۔ اس وقت زمانے کی ضرورت کے مطابق حقیقی جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ خلافت کا اُن لوگوں سے جو عملِ صالح کر رہے ہیں وعدہ ہے، اور عملِ صالح کا مطلب ہے کہ ایسا عمل جو موقع اور محل کے لحاظ سے ہو۔ اور موقع اور محل کے لحاظ سے اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی ہے، تلوار کے جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے اور صرف قلمی جہاد ہی ہے جو آج کی وقت کی ضرورت ہے۔ میڈیا کے ذریعہ جہاد ہے جو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بار بار اطاعت پر زور دیا ہے اور پھر آخر میں جو آیت ہے، اس میں نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ رسول کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح و مہدی کو قبول کر لینا تاکہ تم پر رحم ہو اور ایک لمبے عرصے کے تاریک زمانے کے بعد پھر خلافت کا نظام مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ سے شروع ہو جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔ پس اس خاتم الخلفاء نے آکر بتانا تھا کہ حقیقی اطاعت کیا ہے اور حقیقی جہاد کیا ہے اور اس کو کس طرح سرانجام دینا ہے۔

سنگاپور میں انڈونیشین غیر از جماعت کا ایک پڑھا لکھا طبقہ بھی آیا ہوا تھا۔ پروفیسرز تھے، ڈاکٹرز تھے، اخباروں کے نمائندے تھے۔ وہاں انہوں نے کہا کہ آپ کے خلاف یہ الزام ہے کہ آپ جہاد کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہم جہاد کے قائل ہیں، جہاد کے خلاف ہم نہیں۔ اس وقت جو جہاد کی ضرورت ہے اُس کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اس وقت کوئی حکومت یا کوئی تنظیم اسلام پر بحیثیت مذہبِ اسلام کے، بحیثیت مذہب حملہ آور نہیں ہے۔ سیاسی لڑائیاں ہیں، اسلام کے نام پر کوئی حملہ نہیں کیا جارہا۔ اسلام پر حملہ اگر کیا جارہا ہے، وہ تلوار کے ذریعہ سے نہیں بلکہ پریس کے ذریعہ سے، میڈیا کے ذریعہ سے، تبلیغ کے ذریعہ سے ہے۔ اور انہی ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی آج ہمیں ضرورت ہے تاکہ جو ہتھیار استعمال کئے جارہے ہیں اُسی سے ہم جواب دیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے کہ اس وقت قلم سے تلوار کا کام لو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 231۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) پس آجکل کے جہاد کا یہی ہتھیار ہے جس کے ذریعہ سے اسلام نے اس زمانے میں ترقی کرنی ہے۔ انشاء اللہ۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نتیجہ ہے جو جماعت ہر روز بڑھتی چلی جارہی ہے۔ لاکھوں لوگ اسلام میں ہر سال شامل ہوتے ہیں۔ نیک فطرت مسلمان بھی حقیقت جان کر اُس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جو آپ نے حقیقی عمل بھی کر کے دکھایا تھا۔ اور وہی تعلیم قرآنِ کریم میں ہے۔ اور دوسرے مسلمان تعداد زیادہ ہونے کے باوجود نہ تبلیغ کے کام کر رہے ہیں، نہ ہی کوئی اور اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہاں جہاد جہاد کا شور مچاتے ہیں۔ جہاد قتل و غارت نہیں ہے۔ جہاد اسلام کا پیغام پہنچانا ہے، اُس کی خوبصورت تعلیم دنیا پر واضح کرنا ہے۔ لیکن مسلمانوں کا اکثریتی جو طبقہ ہے، خاموش ہے۔ کہتا تو ہے کہ جہاد ہونا چاہئے لیکن جہاد کرتا نہیں۔ اور دوسرا طبقہ جہاد کے نام پر ظلم کر کے دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے۔ اور یوں اسلام کو بھی بدنام کر رہا ہے۔ اور دنیا کی نظر میں یہ لوگ حقیر سے حقیر تر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کیونکہ جو حرکتیں یہ کرتے ہیں اُس کے بعد نہ ان کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے، نہ کہیں ان کی کوئی پذیرائی ہوتی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا وقار دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ اصل میں تو یہ جماعت احمدیہ کا وقار نہیں بلکہ اسلام کا پیغام ہے جو دنیا میں پہنچ رہا ہے اور اسلام کی تعلیم دنیا میں روشن تر ہو کے ظاہر ہوتی چلی جارہی ہے۔

مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کی اشاعت ہے تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ لٹریچر اسلام کے حق میں شائع ہو رہا ہے اور مخالفین کے جواب دیئے جارہے ہیں تو آج یہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ایک بہت بڑا ذریعہ ہماری تبلیغ کا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہے جو چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا رہا ہے۔ اور دنیا اس سے متاثر بھی ہو رہی ہے۔ خود مسلمانوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حقیقی اسلام کی تعلیم کا پتہ چل رہا ہے اور اکثریت کے باوجود، یا باوجود اسکے کہ دوسرے مسلمان اکثریت میں ہیں، ان کے سر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ کوئی بھی اعتراض جو اسلام پر ہو، اسکا جواب دینے کے قابل نہیں۔ لیکن اب جب سے ان لوگوں نے، ایسے لوگوں نے جن تک ایم ٹی اے کی رسائی ہے یا وہ پہنچے ہیں، انہوں نے یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم اپنے سر اونچے کر کے چلنا شروع ہو گئے ہیں۔ اسکی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔ بعضوں نے سن کے احمدیت قبول کر لی اور بعض ایسے بھی ہیں جو احمدی تو نہیں ہوئے لیکن تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

الجزائر سے ہمارے ایک دوست عبدالکریم صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ 2007ء میں ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں تین نوجوان گفتگو کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ ان کی باتوں نے ہلا کر رکھ دیا۔ ہانی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی غلط روایات کا ردّ کر رہے تھے جنہوں نے ایک عرصے سے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔ مسیح موعود کے بارے میں کئی سوال پیدا ہوئے۔ سارا وقت پروگرام دیکھا اور آہستہ آہستہ شکوک دور ہو کر یقین بڑھتا چلا گیا۔ پھر مصطفیٰ ثابت صاحب کی کتاب ''السیرۃ المطھرۃ'' میں آیت میثاق النبیین کی تشریح پڑھی تو گویا اُس نے ہلا کر رکھ دیا۔ اسکے بعد ایم ٹی اے کے یہ پروگرام ریکارڈ کرنے شروع کر دیئے اور ان کو بار بار سننا شروع کیا۔ گھر والوں کو بتایا تو انہوں نے بھی فوراً قبول کر لیا لیکن کامل یقین نہ کیا۔ وقت گزرتا گیا اور سوالات ذہن میں رہے اور فیصلہ کیا کہ ان کے حل ہونے پر بیعت کروں گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میری غلطی تھی کہ مَیں نے انتظار کیا۔ مجھے فوراً بیعت کرنی چاہئے تھی۔

پھر یمن سے ایک علی صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا مَیں جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ تمام کارکنان کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو بہتر اجر عطا فرمائے۔ ابھی تک جماعت احمدیہ کی جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے، اُن میں مجھے اپنی گم شدہ چیزیں ملیں اور ان کتابوں سے حقیقی اسلام نظر آیا۔

اب دیکھیں اگر آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے منسلک کر لیں گے تو ہر احمدی کا علم بھی بڑھے گا۔ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کا علم بھی بڑھے گا۔ اس لئے میں بار بار کہا کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے پر جو ہم اتنا خرچ کرتے ہیں ہر احمدی کو روزانہ کچھ وقت مقرر کر کے اس کا کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور سننا چاہئے۔

پھر ایک عرب ملک کے احمد صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں پہلی مرتبہ آپ سے ہمکلام ہو رہا ہوں۔ پہلی بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کی تفاسیر احسن ترین تفاسیر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مَیں آپ تک یہ خوشخبری بھی پہنچانا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس چینل کو دنیا میں عربی بولنے والے ملینز کی تعداد میں دیکھتے اور سنتے ہیں اور اس بات میں ذرّہ بھی شک نہیں ہے کیونکہ میں نے بیشمار لوگوں سے اس بارے میں سنا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

پھر الجزائر سے ایک دوست کمال صاحب ہیں، کہتے ہیں میں امازیغی الجزائری نوجوان ہوں۔ بیس سال کی عمر تک تو میں اسلام کو جانتا تک نہیں تھا۔ پھر کچھ علماء کی سی ڈیز (CDs) اور ایک اسلامی چینل کی وجہ سے کچھ اثر ہوا۔ مگر چند ماہ تک یہ اثر زائل ہو گیا کیونکہ مجھے محسوس ہوا کہ ان کی باتوں میں باہم تضاد بھی ہے، نیز وہ عقل سے بھی ٹکراتی تھیں۔ پھر میرا تعارف الحوار المباشر کے توسط سے جماعت احمدیہ سے ہوا۔ میں گاہے گاہے ایم ٹی اے دیکھتا تھا۔ ایک دن ایک سلفی مولوی کو دیکھا کہ وہ جماعت کے خلاف گند بک رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہ آئی کہ کیوں یہ مولوی گالیاں دیتے ہیں اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ میں نے ایم ٹی اے کو مزید دیکھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ اب انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا اور اپنی کمیاں دور کیں اور شرائطِ بیعت پر پوری طرح کاربند ہونے کا عزم کیا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روحانی پرندے پیدا کرنے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں۔ میری حالت تو اس شخص کی سی ہے جو سویا ہوا جاگے تو سورج کو اچانک اپنے سامنے چمکتا ہوا پائے۔ میری تو ایک ہی خواہش ہے کہ میں شرائطِ بیعت پر پوری طرح کاربند ہوں۔

یہ ہے نئے آنے والوں کا معیار۔ پھر ایک عرب دوست ہیں عبداللہ صاحب، لکھتے ہیں تقریباً دو سال قبل میں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیۃ مل گیا۔ شروع میں تو کوئی توجہ نہیں دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ''الحوار المباشر'' اور ''لقاء مع العرب'' پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیرِ قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی تھی۔ قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر روز بروز بصیرت میں اضافہ ہونے لگا۔ اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہو رہی ہے۔ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا۔ اور میرے دل نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں قرآن و حدیث کی روشنی میں تبلیغ شروع کر دی۔ مگر وہ بالمقابل قصے کہانیاں اور خرافات پیش کرتے۔ میں نے ایم ٹی اے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ حقیقت میں یہ سب علوم وہی خزائن ہیں جو مسیح موعود لٹانے آئے تھے۔ پس مبارک ہو اُسے جو سنے، سمجھے اور قبول کرے۔ میں گھر پر ہی نماز پڑھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں۔ یعنی کیونکہ احمدی ہو گئے ہیں، اب مولوی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا نہیں چاہتے اس لئے کہ اس عمل میں منافقت ہے۔

پھر مراکش کے ایک دوست ہیں انس صاحب، کہتے ہیں جماعت سے میرا پہلا تعارف ایم ٹی اے العربیہ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

کے ذریعہ 2010ء میں ہوا۔ مجھے احمدی طرزِ فکر بہت پسند ہے۔ خصوصاً وہ پروگرام جو ایم ٹی اے پر عیسائیت کے بارے میں آتے ہیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے۔ جو تصویر ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دکھائی جاتی ہے وہ میرے لئے ایک surprise ہے کیونکہ اٹھارہ سال قبل مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے دائیں ہاتھ میں تلوار تھی اور بائیں ہاتھ میں نیزہ۔ وہ میری طرف بڑھ رہا تھا سو میں بھی اُس کی طرف بڑھا۔ اور تیزی سے بڑھتے ہوئے اُن کے داہنے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ جب مَیں جاگا تو اس خواب کا میرے دل پر بہت اثر تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ شکل ضرور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو یہ ہو بہو وہی شکل تھی جسے میں نے اٹھارہ سال قبل خواب میں دیکھا تھا۔

پھر عرب ہی نہیں، افریقہ کے ممالک میں بھی جس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے، بورکینا فاسو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان نے بیعت کی ہے۔ جب اُن سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں ہمیشہ اس بات پر غور کرتا تھا کہ آخر کیوں سب مسلمان صرف احمدیوں کے خلاف ہیں۔ ایک روز میں نے ریڈیو احمدیہ پر خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنا جس میں حضور نے (یعنی میری بات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغربی پروپیگنڈے کا جواب دیا تھا اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نمونے کو اپنانے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ سن کر میں نے سوچا کہ اس قدر حکمت اور دانائی کی نصیحتیں تو آج تک کسی مولوی نے ہمیں نہیں کیں۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر ہر ہفتہ خطبہ سننا شروع کر دیا اور باقاعدگی سے سنتا رہا۔ ان خطبات نے میری کایا پلٹ دی ہے اور میں نے بیعت کر لی۔ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات ان خطبات سے مل گئے۔ یہ سب احمدیوں کے مخالف اس لئے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک سچی جماعت ہے اور سچوں کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔

پھر اردن کا بہت بڑا اخبار ہے ''الراعی'' اُس نے اپنے 3 فروری 2013ء کے شمارے میں ایم ٹی اے کے پروگرام ''الحوار المباشر'' کے بارے میں لکھا کہ جماعت احمدیہ جو انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں قائم ہوئی، کا معاملہ چاہے کچھ بھی ہو اور مرزا غلام احمد کے دعویٰ کے بارے میں ہماری رائے کچھ بھی ہو، مگر یہ بات عیاں ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد اور عیسائی پادریوں کے درمیان تورات اور انجیل کے بارے میں ہونے والی گفتگو نے ثابت کر دیا ہے کہ کلیسا کا لاہوتی نظریہ نہایت بودہ، منطق اور علم سے عاری اور ازمنہ وسطیٰ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ سب پر واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے علمِ کلام کے دو پہلو ہیں، ایک پہلو وہ ہے جس میں وہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اپنے عقائد کے حق میں دلائل پیش کرتے ہیں اور اسکے بارے میں ہم اُن کے سامنے ٹھہر کر کئی طرح سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ (یہ بھی ان کی بات غلط ہے، بہر حال اپنے پڑھنے والوں کیلئے انہوں نے لکھ دیا، یہ یہاں بھی ٹھہر نہیں سکتے) دوسرے کہتے ہیں کہ جبکہ ان کے علم کلام کے دوسرے پہلو میں یہ لوگ کتابِ مقدس کی روشنی میں یہودی اور عیسائی عقائد پر بحث کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مناظروں کو عیسائی پادریوں کے بالمقابل واضح برتری حاصل ہے۔ پادریوں کے مقابلہ میں کیا معلومات کی وسعت میں اور کیا منطق اور دلیل کی قوت میں ہر لحاظ سے اُن کو واضح برتری حاصل ہے۔ احمدی چینل دیکھنے والا ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ اختلافی مسائل کے بارے میں بحث کے دوران احمدی مناظرین میں روحانی بردباری اور حسنِ اخلاق کی خوشبو نظر آتی ہے۔ اور دلیل اور منطق کی قوت اُن کے پاس ہے۔ شاید یہ چینل اس بات میں منفرد ہے کہ اس پر گفتگو کرنے والوں کے پاس پادری زکریا پطرس کے اعتراضات کے بے شمار جواب ہیں۔ خصوصاً اُن اعتراضات کے جوابات جو اس پادری نے قرآنِ کریم کی زبان کے بارے میں کئے ہیں۔

ہم جواب دیتے ہیں ہر اُس اعتراض کا جو قرآنِ کریم پر کیا جائے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا جائے) کسی کے خلاف ہم نہیں بولتے لیکن جہاں اسلام پر حملہ ہوگا، ہم ضرور اُس کا جواب دیتے ہیں، پھر وہ مقابلے میں جواب دینا پڑتا ہے لیکن اصل تبلیغ یہی ہے کہ اسلام کی خوبصورتی دنیا پر واضح کی جائے۔

پھر لکھتے ہیں کہ ''الحوار المباشر'' پروگرام کے دوران دینی اختلافات اور بحث کا یہ تجربہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ باہم دینی اختلاف رکھنے والے لوگوں کو اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور عقلی اور شعوری بنیادوں کو سمجھنے کیلئے ''الحوار المباشر'' کی طرز پر گفتگو کریں۔ بات کو سمجھنا اور دوسرے فریق کے ساتھ افہام و تفہیم کا رویہ اپنانا ہی دوسری قوموں اور تہذیبوں سے تعارف کا دروازہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات: 14) آجکل عربوں کے بہت سے چینل ہیں لیکن ان میں سے اکثر کم علمی، تنگ نظری کا نمونہ ہیں۔ ان کے یہ چینل بے راہ روی پھیلاتے اور طرح طرح کے جاہلانہ اور اخلاق سوز پروگرام پیش کرتے ہیں۔

اسکے باوجود کہ یہ اخلاق سوز پروگرام پیش کر رہے ہیں، یہ مسلمان ہیں اور ہم جو قرآنِ کریم کی پُرحکمت تعلیم کو دنیا پر واضح کر رہے ہیں، ہم غیر مسلم۔ کہتے ہیں کہ لیکن ان کے برخلاف اور شاذ و نادر کے طور پر مفید گفتگو پیش کرنے والا ''الحوار المباشر'' کا پروگرام بھی ہے جو کہ احمدیوں کے چینل پر آتا ہے۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ اس طرح کے پروگرام بکثرت ہوں تا کہ یہ ایسی نورانی لہر بن جائیں جس کے سوا کوئی اور چیز ظلمات اور اندھیروں کو دور نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ سب جاننے والے جانتے ہیں۔

اب یہ اُن کا تبصرہ ہے۔ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بیشک انکار کریں لیکن یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اسلام کی حقیقی تبلیغ اور جہاد جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے۔ اور مخالف کے مقابل پر اسلام کے دفاع کیلئے جماعت احمدیہ ہی کھڑی ہے۔ یہ تو اپنوں کے اور مسلمان کہلانے والوں کے خیالات ہیں جن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دی۔ لیکن میں مختلف موقعوں پر، اپنے مختلف خطابات میں، تقریروں میں، مختلف فنکشنز میں بھی پیش کر چکا ہوں کہ غیر مسلم بھی یہ برملا اظہار کرتے ہیں اور یہ اظہار ''ریویو آف ریلیجز'' میں بھی چھپتے رہے ہیں، بعض رپورٹوں میں بھی چھپتے رہے ہیں کہ یہ غیر، جو غیر مسلم ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں حقیقی اسلام کا آج پتہ چلا ہے، ورنہ ہم اسلام میں جہاد کے نظریے کو دہشت گردی اور قتل و غارت ہی سمجھتے تھے۔ یہاں بھی مجھے یہاں کے پریس کے بعض نمائندوں نے سوال کیا کہ یہ اسلام جو تم پیش کر رہے ہو، یہ تو مختلف ہے۔ میرا ان کو یہی جواب ہوتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ دو دن پہلے یہاں کے بڑے چینل اے بی سی (ABC) کے نمائندے آئے ہوئے تھے، انہوں نے بھی یہی کہا اور ساتھ یہ کہنے لگے کہ، لیکن ایک بات ہے کہ آسٹریلین لوگوں کو تمہارا یہ پیغام پہنچ نہیں سکا۔ پس یہ بات ہمارے لئے شرمندگی والی ہے کہ ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ یہ خوبصورت پیغام کیوں نہیں ہمیں پہنچایا جا رہا۔ اُس کو تو میں نے کہا، اب تم نے میرا انٹرویو لیا ہے تو اس کو پہنچاؤ اور تمہارے ذریعہ سے ایک طبقہ تک تو پہنچے گا لیکن بہر حال ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغام کو پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی ہیں۔ خلافت کے نظام کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ پہنچنے کے وعدے بھی ہیں، لیکن ہر جگہ ہر ایک احمدی کا بھی فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچائے۔ کیونکہ وعدے مشروط ہیں۔ ایک حد تک تو پورے ہوں گے لیکن وہ لوگ جو اس میں اپنے آپ کو شامل نہیں کریں گے، اُس سے باہر کر رہے ہوں گے۔ دیر سے وہ وعدے پورے تو ہو جائیں گے لیکن جو نہ عمل کرنے والے ہیں، وہ محروم ہو جائیں گے۔

تعارفی لیف لیٹس آپ نے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے۔ ابھی ایک صاحب نے بیس ہزار تقسیم کئے اُن کو انعام بھی ملا۔ لیکن مَیں نے تو یہ کہا تھا کہ ایک سال میں کم از کم بڑے ممالک جو ہیں، پانچ فیصد اور چھوٹے ممالک دس فیصد آبادی تک اسلام کا یا امن کا پیغام پہنچائیں۔ بعض جماعتوں نے تو یہ کام کیا ہے کہ ملینز کی تعداد میں یہ پیغام پہنچا دیا ہے اور دنیا اُن کو جاننے لگ گئی ہے۔ بعض جماعتیں سینکڑوں میں ہیں لیکن اُنہوں نے لاکھوں میں یہ پیغام پہنچایا ہے۔ آپ ابھی تک ہزاروں میں پہنچے ہوئے ہیں یا لاکھ دو لاکھ تک بھی اگر پہنچ گئے تو یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ اس کو بڑھانا چاہئے۔ تمام ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اس میں تیزی پیدا کرے کہ دس فیصد تک ہر سال پیغام پہنچائیں۔ اور اگر یہ آپ ٹارگٹ رکھیں گے تب بھی آپ کو اس ملک میں جماعت احمدیہ کا یا اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کیلئے دس سال کا عرصہ چاہئے۔ دنیا چاہتی ہے کہ اب اُس تک یہ محبت اور پیار کا پیغام پہنچے، اسلام کی حقیقی تصویر پہنچے۔ پس یاد رکھیں کہ بیشک تبلیغ کے اور ذرائع بھی کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی دنیا میں سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے جیسا کہ میں نے بعض واقعات بھی پیش کئے ہیں لیکن ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ ہر تحریک جو خلافت کی طرف سے ہوتی ہے، اُس کیلئے بھرپور کوشش کرے۔ ضروری نہیں کہ جماعتی نظام پہلے توجہ دلائے، افراد بھی نظام کے پیچھے پڑ جائیں کہ ہمیں اس تبلیغی مہم میں شامل کرنے کیلئے مواد مہیا کرو۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ نماز اور مالی قربانی کے ساتھ یہ وعدہ ہے۔ یعنی ہمارے کام میں برکت اُس وقت پڑے گی جب ہم اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کو بوجھ اور ٹیکس سمجھ کر نہیں ادا کریں گے بلکہ ایک لذت اور حظّ اس میں محسوس کر رہے ہوں گے اور اس کی ادائیگی ہماری سب سے بڑی ترجیح ہوگی نہ کہ دنیا کے اَور کام۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہم میں سے ہر ایک کو اُس مقام تک پہنچنے کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی ہوگی، جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

بعض نئے آنے والے جب اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدیت قبول کرنے کے بعد اُن کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا اور کس طرح اُن کو نمازوں میں حظّ اور سرور حاصل ہونا شروع ہوا تو حیرت ہوتی ہے ان چیزوں کو دیکھ کے۔

ایک لبنانی نو احمدی نے لکھا کہ پہلے میں نماز پڑھتا تھا تو زیادہ سے زیادہ تین منٹ لگتے تھے، اور اب یہ حال ہے کہ حضرت مصلح موعود کی تفسیر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد گھنٹہ مجھے سورۃ فاتحہ پڑھنے میں گزر جاتا ہے۔ اب مجھے نماز کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے اور قرآن کی بھی حقیقت سمجھ آئی ہے۔

ایک عرب ملک کے دوست لکھتے ہیں کہ تقریباً دو سال قبل مَیں ٹی وی پر مختلف چینل گھما رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ مل گیا لیکن مَیں نے شروع میں تو کوئی توجہ نہ دی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ''الحوار المباشر'' اور ''لقاء مع العرب'' پروگرامز میں مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی بات کو سنا اور ایسی عظیم تفسیرِ قرآن سنی جو سیدھی دل میں جا بیٹھی۔ اور روز بروز قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی شرح سن کر بصیرت میں اضافہ ہونے لگا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ نئی پیدائش ہوئی ہے۔ (اور یہ پیدائش ہر احمدی کی ہونی چاہئے، کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد ہی یہی تھا) پھر کہتے ہیں کہ دعا اور نماز کا حقیقی ادراک نصیب ہوا اور میرے دل نے گواہی دی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں اور آپ کی بعثت کے دلائل واضح ہیں۔ آپکی بعثت کے بارے میں بہت سی احادیث مَیں پہلے پڑھ چکا تھا۔ اسکے بعد میں نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں میں اس مامور ربانی کی تبلیغ قرآن و حدیث

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

احمدی مومن اور مومنہ میں دین میں بڑھنے کیلئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کیلئے

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تا کہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کی روشنی میں کرنی شروع کر دی۔ اور وہ بالمقابل قصوں، کہانیوں اور خرافات کو پیش کرتے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں حق پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تو یہ انقلاب ہے جو دنیا میں آ رہا ہے، اُن لوگوں میں جو اپنی بیعت کی حقیقت کو سمجھ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر خلافت کی اہمیت کو بھی پہچان رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کی تسکینِ قلب کے سامان بھی پیدا فرما رہا ہے۔ تسکینِ دل کے لئے روپیہ پیسہ نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل چاہیے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش کرنے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل ملتا ہے اُس کی کامل فرمانبرداری سے، اُس کی کامل اطاعت سے۔

پس اگر جماعت سے جڑنے کا عہد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا فیض پانا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے۔ جو دنیا کے کام ہیں ان کو ثانوی حیثیت دینی ہوگی اور عبادت کو مقدم کرنا ہوگا۔ پھر اجتماعی عبادت ہے تو اس کی مثال جمعہ کی نماز کی ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں آخری جمعہ پڑھ لیا اور فارغ ہو گئے۔ بلکہ باقاعدگی سے ہر جمعہ کوشش کر کے ہر ایک کو پڑھنا چاہئے اور پھر جو جمعہ کا خطبہ آتا ہے، میں نے کچھ واقعات بھی سنائے کہ کس طرح ایک شخص نے کہا کہ میرے ہر سوال کا جواب مل گیا اور میری تربیت ہوتی رہی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے، یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے، کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ بیک وقت پہنچ رہی ہے۔ دنیا کے اس براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا۔ یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔

خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور یہ رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں، اُن پر خطبات دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کے مسائل ہیں، اُن کیلئے دعاؤں کی تحریک ہے، یہ سب اجتماعی عبادت جو ہے، اس کا نظارہ آج جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادتوں کے ساتھ زکوٰۃ اور مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دو تو تمہیں ترقیات نصیب ہوں گی۔ جماعت کی مالی تحریکات دنیا میں محروموں اور غریبوں کی خدمت کیلئے کئی پراجیکٹ چلا رہی ہیں اور پھر تبلیغ کا ذکر ہو چکا ہے، تو اس کیلئے بھی مالی تحریکات سے ہی اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ اس کیلئے میدانِ جہاد کیلئے مبلغین تیار کئے جاتے ہیں۔ آج دنیا میں ہندوستان میں، پاکستان میں، کینیڈا میں، یوکے میں، جرمنی میں، گھانا میں ایسے جامعات ہیں جہاں مبلغین سات سال کورس کر کے تیار ہوتے ہیں۔ پھر معلمین کیلئے علیحدہ ادارے ان مختلف ممالک میں ہیں۔ تو ان سب کی تعلیم کا جو نصاب ہے وہ بھی ایک ہے۔ یہ بھی ایک اکائی ہے، جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لوگ (میں انڈونیشیا کا ذکر کرنا بھول گیا، وہاں بھی جامعہ ہے) علم حاصل کر رہے ہیں، دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ایک اکائی کی طرف ایک ہی نصاب کو follow کر رہے ہیں۔ پس یہ اکائی بھی خلافت کے نظام کی وجہ سے ہے۔ پھر قرآنِ کریم کے تراجم ہیں۔ جو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ اور ہر ایک کو اسلام کی حقیقی تعلیم اور قرآنِ کریم کا حقیقی پیغام اُن کی اپنی زبان میں پہنچایا جا رہا ہے۔ پھر مختلف لٹریچر ہے۔ پھر ایم ٹی اے کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اسکے ذریعہ سے تو تربیتی اور تبلیغی کام بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ میں نے کچھ واقعات پیش کئے تھے۔ بعض واقعات اور بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

کویت سے ایک منصور صاحب ہیں، لکھتے ہیں، انہوں نے مجھے ہی لکھا ہے کہ میں نے تین ماہ سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس نے مجھے اندھیروں اور توہمات سے نکال کر روشنی عطا فرمائی۔ نماز جو اس سے قبل ایک جسمانی exercise سے زیادہ کچھ نہ لگتی تھی، اب اس میں روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اب یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش کے درمیان ہوں۔ کیونکہ جن لوگوں سے بھی میں بات کرتا ہوں وہ میری مخالفت کرتے اور کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور جس بات نے مجھے احمدیت کی صداقت کا قائل کیا ہے وہ مولویوں کا جماعت کے خلاف بولنا ہے، اور وہ بولا گیا جھوٹ ہے۔ جب میں نے تحقیق کی تو دیکھا کہ آپ لوگ حق و صداقت پر ہیں۔

پھر مراکش سے ایک صاحب ہیں، لکھتے ہیں کہ میری والدہ اَن پڑھ ہیں اور احمدیت کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتیں، تاہم ایک روز میں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر بے اختیار کہنے لگیں کہ یہ تو انبیاء جیسی صورت ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپکو یہ خیال کیسے آیا۔ کہنے لگیں کہ بس میرے دل کا یہ احساس ہے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل ظاہر کرتا جاتا ہے۔

پھر مصر سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں نے پانچ چھ سال قبل خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے زور سے بھینچا اور مجھے ایک خالی جگہ لے گئے۔ اُس وقت بعض خاص حالات کی وجہ سے میں غصہ میں تھا۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سامنے والی عمارت کی طرف دیکھو، اُسی وقت وہاں سے ایک شیطان کی سی شکل کا مسخ شدہ انسان نکلا۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان غصہ میں ہوتا ہے تو اُس وقت یہ شیطان اُس پر غالب ہوتا ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غصہ نہ کیا کرو۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ پھر آپ نے مجھے گلے لگایا اور چلے گئے۔ میں خوشی سے کہنے لگا کہ میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نصیحت فرما رہے تھے۔ پھر کہتے ہیں جب میں جاگا تو سوچنے لگا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل تو نہیں تھی، میں نے کسی کو خواب میں دیکھا ہے۔ مجھے اُس وقت کچھ سمجھ نہ آئی۔ کچھ مدت کے بعد میں ٹی وی پر چینل بدل رہا تھا تو میں نے اپنے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی۔ میں نے کہا خدایا یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے باوجود میں نے بیعت نہ کی۔ یہ چار سال قبل کی بات ہے۔ اب چند دن پہلے کی بات ہے کہ میں نیند سے جاگا تو کسی کو زور سے یہ کہتے ہوئے سنا تم ہر چیز پر ایمان رکھتے ہو، مگر مرزا غلام احمد قادیانی، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رسول بنا کر بھیجا ہے، اُن پر ایمان نہیں لاتے؟ کہتے ہیں مَیں اُٹھا اور میں نے اپنے بچوں کو کہا کہ تم لوگ آج سے احمدی ہو، میں اس بات کی تمہیں اور اپنی اہلیہ کو وصیت کرتا ہوں۔ اگر تمہیں موت آئے تو احمدی ہونے کی حالت میں آئے۔

پھر اردن سے ہمارے تمیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون حنان صاحبہ، کویتی ہیں اور وہ اردن میں ایم فِل کر رہی ہیں۔ اُن کا جماعت سے تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ بیعت کے بعد اُنہیں ’حقیقۃ الوحی‘ دی گئی۔ جو انہوں نے کویت واپس جاتے ہوئے جہاز میں پڑھنی شروع کر دی۔ بعد میں انہوں نے مجھے میسج (message) بھیجا کہ میں اس کتاب کو پڑھتی جا رہی تھی اور روتی جا رہی تھی۔ جو چاہے سورج کی لطیف اور روشن کرنوں سے منہ موڑ لے اور جو چاہے اُس سے لطف اندوز ہو لے۔ شکریہ کہ آپ لوگوں نے مجھے سورج دکھایا۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب ہیں اسامہ صاحب، کہتے ہیں کہ حال ہی میں مجھے بیعت کی توفیق ایم ٹی اے دیکھنے سے ملی۔ جہاں ’’الحوار المباشر‘‘ پروگرام میں وفاتِ مسیح کی بات ہو رہی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ واقعی حضرت مسیح عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں یا ابھی تک زندہ ہیں۔ بہرحال ایم ٹی اے کے پروگرام خصوصاً ’’لقاء مع العرب‘‘ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبانی بڑی واضح اور معقول تفسیرِ قرآن سنی۔ اس پروگرام میں مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر بھی نظر آئی جسے دیکھ کر مجھے ایک پرانی خواب یاد آ گئی کہ میں سونے کی چارپائی پر لیٹا ہوں اور ایک داڑھی والے بزرگ میرے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر حضور علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر معلوم ہوا کہ یہی وہ بزرگ تھے اور یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ان آیات میں بار بار اطاعت کا ذکر آتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کے بعد خلافت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور یہاں فرمایا کہ معروف فیصلے پر عمل کرو۔ اور معروف فیصلہ یہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ یہ چند لوگوں کے واقعات جو میں نے سنائے ہیں، جنہوں نے بیعت کی اور اپنے ایمان اور اخلاص میں اتنا بڑھ رہے ہیں اور خلافت سے محبت اور وفا میں اتنا بڑھ گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کے اور یہ چون و چرا کا سوال نہیں کرتے بلکہ خلافت کی طرف سے جو بات کی جاتی ہے، اُس کو ہمیشہ یہ معروف فیصلہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ معروف فیصلہ وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ اور ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ کبھی شریعت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔ کیونکہ خلیفہ کا کام ہی نبی کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ جب مسیح موعود کی آمد کے ساتھ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دائمی ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کے تسلسل کو خلافت نے ہی جاری رکھنا ہے۔ پس خلافت سے وابستہ ہونا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا ہر اُس شخص کا کام ہے جو اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہے۔ ہر اُس مومن کا فرض ہے جو اپنے آپ کو خلافت کے انعام کا حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ بعض واقعات میں نے سنائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی بھی فرمائی اور انہوں نے خلیفہ وقت کو بھی دیکھا۔ بہت سارے ایسے واقعات بھی آتے ہیں، میں نے بیان نہیں کئے، ایک آدھ میں نے سنایا بھی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ یہ ان لوگوں کو دکھانا چاہتا ہے کہ خلافتِ راشدہ کا نظام ہی ہے جو اب جاری ہو چکا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی ہے کہ یہ جاری رہنا ہے۔

پس ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ اسلام کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے، نہ کہ کسی مولوی یا کسی گروہ اور کسی حکومت کے ساتھ۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے جو حقیقی اسلام پیش کر رہی ہے، جو خاتم الخلفاء کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا، اُس کی شرطیں پوری کرنے والے تو پیدا ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی، وہ تو پوری ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ، لیکن ہر احمدی کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ وہ اور اُس کی نسلیں کہیں اس شرط کو پورا نہ کر کے انعام سے محروم نہ ہو جائیں۔

پس بڑے فکر کا مقام ہے، جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اسکی برکات سے فیضیاب ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ مشن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت اُسوہ کو دنیا پر ثابت کرنا۔ قرآنِ کریم کی روشن تعلیم دنیا کو بتانا۔ مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کرنا اور غیر مسلم کو بھی خدا تعالیٰ کے آگے جھکانا۔ پس اُٹھیں اور اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے کے لئے صرف منہ سے نہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اس کوشش میں جُت جائیں۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جنہوں نے قیامت تک اس وعدے کے پورا ہونے کا مصداق بنتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کریں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31/جنوری 2014)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر ✡ یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ✡ سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✡ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ✡ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 /فروری 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بشریٰ وسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم وسیم احمد ورک صاحب، صدر جماعت وِمبلڈن، یوکے)

19 /فروری 2022ء کو 43 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم محمد اقبال چیمہ صاحب کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے تھا جنہوں نے 1971ء میں خود بیعت کی تھی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ مرحومہ انتہائی خوش گفتار، خوش اخلاق، مہمان نواز، لازمی چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت کا وفادار رہنے کی تلقین کرتیں۔ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتی تھیں۔ لجنہ کی لوکل مجلس میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بڑی پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور غرباء کا خیال رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی، دو بیٹے اور تین ہمشیرگان شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سی سلیم احمد صاحب
(کیرالہ، بھارت، سابق صدر جماعت دبئی)

29 /جنوری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1963ء میں دبئی آئے اور آتے ہی دوسرے احمدیوں کی تلاش شروع کی اور پھر جماعتی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ 1972ء میں ایک بڑا گھر کرائے پر لے کر دبئی میں باقاعدہ جمعوں کا آغاز کیا۔ 1989ء میں جب دبئی کو شارجہ سے الگ جماعت بنا دیا گیا تو سی سلیم احمد صاحب اسکے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ مرحوم نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ مرحوم بہت مخلص اور خلافت سے عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک دل انسان تھے۔

(2) مکرمہ جمیلہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغفار احمد صاحب (ریلوے ضلع سیالکوٹ)

16 /دسمبر 2021ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو سیکرٹری مال اور نگران حلقہ کے طور پر مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق ملی۔ قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا۔ جب بھی موقع ملتا قرآن کریم کی تلاوت کرنے بیٹھ جاتیں۔ احمدی بچیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ آپ ایک دعا گو، عبادت گزار، نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والی، صابرہ شاکرہ، اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سادہ زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل اور بھروسہ تھا۔

(3) مکرمہ ظہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب (شہید گھٹیالیاں، سیالکوٹ حال کینیڈا)

15 /دسمبر 2021ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرنے والی، قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق اور جذبہ رکھتی تھیں۔

(4) مکرمہ امۃ المجید سلطان صاحبہ
بنت مکرم بشیر احمد صاحب (لاہور)

25 /اکتوبر 2021ء کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے مجلس دہلی گیٹ کے حلقہ پراچہ کالونی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔

(5) عزیزم ثاقب محمود
ابن مکرم ارشد محمود صاحب (ربوہ)

12 /دسمبر 2021ء کو 17 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ وقف نو کی تحریک میں شامل تھے اور میٹرک کے بعد جامعہ میں داخلہ کے خواہش مند تھے۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ بڑی خوش مزاجی سے پیش آتے۔ نمازوں کے پابند، بہت صابر، والدین کی خدمت کرنے والے اور ان کا خیال رکھنے والے ایک فرمانبردار نوجوان تھے۔ قرآن کریم کا دور ساڑھے چار سال کی عمر میں مکمل کیا۔

(6) عزیزم حسبان احمد صاحب
ابن مکرم عثمان احمد صاحب (حلقہ گلشن سرسید کراچی)

عزیز 12 /جنوری 2022ء کو اچانک گھر سے لاپتہ ہوا اور پھر 20 /جنوری 2022ء کو اس کی نعش قریبی نالہ سے برآمد ہوئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیز کی عمر ساڑھے چار سال تھی اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی بعمر ڈیڑھ سال شامل ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 /مارچ 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شوکت محمود چیمہ صاحب (لندن، یوکے)

25 /فروری 2022ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم لمبا عرصہ جرمنی میں رہے جہاں انہیں بطور صدر جماعت گروس گیراؤ کے علاوہ نیشنل عاملہ میں بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، لوگوں کے ساتھ پیار و محبت سے ملنے والے اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ ہمیشہ بچوں کو بھی خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ غریب رشتہ داروں اور غیر از جماعت لوگوں کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شہرۂ عالم صاحب (بریشہ بنگال، انڈیا)

24 /جولائی 2021ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عشق تھا۔ خلافت کے فدائی اور واقفین زندگی اور مربیان کے ساتھ نہایت عزت واحترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ مرحوم کو ربوہ جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ قادیان سے گہرا لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ٹرین کا طویل سفر طے کر کے قادیان آتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرمہ آسیہ خلیل صاحبہ (کراچی)

31 /جنوری 2022ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ بہت نیک، مہمان نواز، غریبوں کی مدد کرنے والی ایک نیک دل خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(3) مکرم چودھری عزیز احمد صاحب وینس ابن مکرم چودھری نذیر احمد صاحب وینس (ڈیلیس، امریکہ)

6 /فروری 2022ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1981ء میں آپ امریکہ چلے گئے جہاں قاضی کے علاوہ ناظم دار القضاء امریکہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے۔ مرحوم بہت خوش الحان تھے اور ہزاروں شعر آپ کو یاد تھے جنہیں اکثر گنگناتے رہتے تھے۔ ان کی زندگی قرآن اور نمازوں کے گرد گھومتی تھی جس کا اپنے گھر میں خاص اہتمام کیا کرتے۔ آپ بڑے مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحوم اعلیٰ پائے کے شکاری تھے۔ انہیں دو دفعہ Olympics میں پاکستان کی نمائندگی کا بھی موقع ملا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرمہ امۃ الحئی عالمگیر صاحبہ
اہلیہ مکرم چودھری سعید احمد صاحب عالمگیر مرحوم
(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کینیڈا

31 /جنوری 2022ء کو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے فیکٹری ایریا ربوہ اور ہملٹن (کینیڈا) میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور خلافت سے بے انتہا محبت و اطاعت کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرمہ منصورہ شمیم صاحبہ
اہلیہ مکرم احمد کمال صاحب (معلم وقف جدید، ربوہ)

11 /فروری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ اپنے میاں کے ساتھ مختلف جگہوں پر رہ کر خدمت میں ان کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ نمازوں کی پابند، دعا گو، بہت اطاعت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

آج ہم پر کوہِ وَدَاع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے، اس لیے اب ہم پر ہمیشہ کیلئے خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ضمن میں سفر ہجرت کے بعض ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14/جنوری 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو کیا خوشخبری دی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔

سوال: سراقہ نے کس مقام پر اسلام قبول کیا؟

جواب: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حُنَین اور طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو سراقہ بن مالک نے جِعْرَانَہ کے مقام پر اسلام قبول کیا۔

سوال: سراقہ کے متعلق جو پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی وہ کب پوری ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضور ﷺ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

سوال: سفر ہجرت کے دوران ام معبد کے گھر میں جو واقعہ پیش آیا وہ کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ: امّ مَعْبَد ایک بہادر اور مضبوط خاتون تھیں۔ وہ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھی رہتیں اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھلاتی پلاتیں۔ آپؐ اور آپ کے ساتھیوں نے اس سے گوشت اور کھجوروں کے متعلق پوچھا تا کہ اس سے خرید سکیں لیکن اس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ تھی۔ اس وقت اُمّ مَعْبَد کی قوم محتاج اور قحط زدہ تھی۔ اُمّ مَعْبَد نے کہا اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم تم لوگوں سے اسے دور نہ رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیمے کے ایک کونے میں بکری نظر آئی تو آپؐ نے پوچھا اے اُمّ مَعْبَد! یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ ایک ایسی بکری ہے کہ جسے کمزوری نے ریوڑ سے پیچھے رکھا ہوا ہے۔ یعنی اس میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے کہ ریوڑ کے ساتھ باہر چرنے جا سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس سے کہیں زیادہ کمزور ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ اس میں دودھ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ اس نے کہا کہ اگر آپ کو اس میں دودھ دکھائی دے رہا ہے تو ضرور دوہ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بکری منگوائی اور اسکے تھن پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزّ وجلّ کا نام لیا اور اُمّ مَعْبَد کیلئے اس کی بکری میں برکت کی دعا کی۔ بکری آپ کے سامنے آرام سے کھڑی ہو گئی اور اس نے خوب دودھ اتارا اور جگالی شروع کر دی۔ پھر آپؐ نے ان سے ایک برتن منگوایا جو ایک جماعت کو سیر کر سکتا تھا۔ اس میں اتنا دودھ دوہا کہ جھاگ اس کے اوپر تک آ گئی۔ پھر اُمّ مَعْبَد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ ان سب کے آخر میں آپؐ نے خود نوش کیا اور فرمایا: قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد آپ نے اس برتن میں دوبارہ دودھ دوہا یہاں تک کہ وہ بھر گیا اور اسے اُمّ مَعْبَد کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر آپؐ نے وہ بکری خریدی اور سفر کے لیے نکل پڑے۔

سوال: جب قریش کی طرف سے تعاقب کرنے والی پارٹی آنحضرت ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے ام معبد کے خیمہ میں پہنچی تو ام معبد نے انہیں کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اترتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھنے لگے۔ اُمّ مَعْبَد جو تھیں وہ کچھ بھانپ گئیں اور کہنے لگیں کہ تم ایسی بات پوچھ رہے ہو کہ مَیں نے تو کبھی نہیں سنی اور نہ ہی مجھے سمجھ آ رہی ہے کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو اور جب ان لوگوں نے اپنے سوال میں کچھ سختی کرنا چاہی تو اس جہاں دیدہ بہادر خاتون نے کہا کہ دیکھو! اگر تم ابھی مجھ سے دُور نہ ہوئے تو مَیں اپنے قبیلے والوں کو آواز دے کر بلا لوں گی۔ وہ اس خاتون کے مقام و مرتبہ کو جانتے تھے۔ لہٰذا عافیت اسی میں جانی کہ واپس لَوٹ جائیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کتنے دنوں بعد قبا پہنچے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: منزلِ مقصود تک پہنچنے کے بارے میں لکھا ہے کہ آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن آپؐ مدینہ کے راستے قُبا پہنچ گئے۔

سوال: قبا کی تاریخ کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قُبا ایک کنویں کا نام تھا جس کی نسبت سے بستی کا نام بھی قبُا مشہور ہو گیا جہاں انصار کے قبیلہ بنو عَمرو بن عوف کے لوگ آباد تھے۔ یہ بستی مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔

سوال: جب مدینہ کے مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ کی مکہ سے روانگی کی خبر سنی تو ان لوگوں کا ردّ عمل کیا تھا؟

جواب: مدینہ میں مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے روانگی کا سن لیا تھا۔ وہ ہر صبح حَرَّہ تک جایا کرتے تھے اور آپؐ کا انتظار کرتے۔ مدینہ دو حَرّوں کے درمیان ہے۔ حَرَّہ سیاہ پتھریلی زمین کو کہتے ہیں۔ مدینہ کی مشرق کی جانب حَرَّةُ وَاقِم ہے جس کو حَرَّةُ بنو قُرَيظه بھی کہتے ہیں اور دوسرا حَرَّةُ الْوَبَرَة ہے جو مدینہ کے مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی۔

سوال: جب ایک یہودی نے رسول کریم ﷺ کو مدینہ آتے دیکھا تو کیا کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے بلند آواز سے کہا۔ اے عرب کے لوگو! یہ تمہارے وہ سردار ہیں جن کا تم انتظار کر رہے ہو تو مسلمان ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حَرَّہ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔

سوال: کس مسجد کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ پر رکھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسجد قُبا کے متعلق آتا ہے کہ یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی مگر بعض روایات میں مسجد نبوی کو وہ مسجد قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا دراصل دونوں مسجدوں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی آمد کی خوشی میں اہل مدینہ نے آپؐ کا کس طرح استقبال کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمان عورتوں نے یہ اشعار رسول کریم ﷺ کی شان میں بیان فرمائے:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعٰى لِلّٰهِ دَاعٍ

یعنی آج ہم پر کوہِ وَدَاع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے۔ اس لیے اب ہم پر ہمیشہ کیلئے خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کے بچے مدینہ کی گلی کوچوں میں گاتے پھرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ خدا کے رسولؐ آ گئے۔ اور مدینہ کے حبشی غلام آپؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں تلوار کے کرتب دکھاتے پھرتے تھے۔ بنو نجار کے لوگ ہتھیاروں سے سجے ہوئے صف بند ہو کر آپؐ کے استقبال کیلئے کھڑے تھے اور قبیلہ کی لڑکیاں دفیں بجا بجا کر یہ شعر گا رہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي نَجَّارِ
يَاحَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَارِ

یعنی ہم قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں ہیں اور ہم کیا ہی خوش قسمت ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلہ میں ٹھہرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح باکرہ کے نکاح کا حکم ہے

معاشرے میں اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/دسمبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے سورہ نور آیت 33 کی تلاوت فرمائی۔ وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ

سوال: حضور انور نے کن مسائل کا ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آتے ہیں۔

سوال: کس بات کو بیوہ عورت کے رشتہ دار برا سمجھتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ بعض بیچاری عورتیں جو اپنے حالات کی وجہ سے شادی کرنا چاہتی ہیں ان کے بعض دفعہ رشتے بھی طے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے عزیز رشتہ دار اس بات کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں اور اس طرح ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور بیچاری عورت کو اتنا عاجز کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے ہی بیزار ہو جاتی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے بیواؤں، لونڈیوں اور غلاموں کی شادی کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح تمہارے درمیان جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

سوال: معاشرے میں نیکیوں کو فروغ دینے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: معاشرے میں اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اُس زمانے میں جو غلام تھے اور لونڈیاں تھیں ان میں سے بھی جو نیک فطرت ہیں ان کی بھی شادیاں کروا دو تا کہ برائی نہ پھیلے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے بیواؤں کی شادی کے متعلق کون سی آیت بیان کی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالَّذِيۡنَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنۡكُمۡ وَيَذَرُوۡنَ

آزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (البقرۃ:235) یعنی تم میں سے وہ لوگ جو وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی مقررہ مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ عورتیں اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

سوال بیواؤں کے نکاح کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے۔

سوال کن تین چیزوں میں آنحضرت ﷺ نے دیر کرنے سے منع فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اَے علی! جب نماز کا وقت ہوجائے تو دیر نہ کرو۔ اور اسی طرح جب جنازہ حاضر ہو یا عورت بیوہ ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے تو اس میں بھی دیر نہ کرو۔

سوال کنواری لڑکی کی شادی کے متعلق کیا شرط ہے؟

جواب کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں.

سوال کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار بنیادیں کیا ہوسکتی ہیں؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

سوال حضور انور نے لڑکیوں کے رشتہ کے متعلق والدین کو کیا ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائی ہیں اور آجکل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے تو پھر ان چیزوں کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔

سوال آخر پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کرنے کی توفیق دے۔ بچوں کے رشتے کروانے کی توفیق دے اور قرآنی حکم کے مطابق یتیموں، بیواؤں ہر ایک کے رشتے کروانے کی توفیق دے نظام جماعت کو بھی اور لوگوں کو بھی معاشرے کو بھی۔ اور سب بچیاں جن کے والدین پریشان ہیں ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......

والدین کے حق میں دعا

آج سنورے ہیں جو میرے شام و سحر
ہے انہی کی دعاؤں کا اتنا اثر
نہ غموں کی کوئی آنچ تک آنے دی
نہ پہنچنے دیا مجھ کو کوئی ضرر
اے خدایا مری ہے یہی التجا
میرے ماں باپ کو دے تُو عمرِ خضر
شفقتوں کا سروں پہ جو سایہ رہے
نہ ہو کوئی بھی پھر ہم کو خوف و خطر
سب عطا ہے ترے بعد ماں باپ کی
آج ہاتھوں میں ہے میرے جو بھی ہنر
جیسے قدموں تلے ماں کے جنت ملے
ویسے ہی باپ ہوتا ہے جنت کا در
جس طرح پرورش میری بچپن میں کی
میرے پیارے خدا رحم ان پر تو کر

(منصورہ فضل منؔ)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

کریم بخش ایک صالح موحد اور بڑھا آدمی تھا۔ (ایضاً صفحہ 35)

میرے دعویٰ کے ساتھ اس قدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان جو نرا بے حیا نہ ہو تو اُس کیلئے مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اب رہا میرا دعویٰ سو میرے دعویٰ کے ساتھ اس قدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اُس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح مان لے جیسا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مانا ہے۔ کیا یہ دلائل میرے دعویٰ کے ثبوت کے لئے کم ہیں کہ میری نسبت قرآن کریم نے اس قدر پورے پورے قرائن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اُس کا ظہور ہوگا۔ اور صحیح بخاری میں میرا تمام حُلیہ لکھا ہے اور پہلے مسیح کی نسبت جو میرے حُلیہ میں فرق ہے وہ ظاہر کردیا ہے اور ایک حدیث میں صریح یہ اشارہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہند میں ہوگا کیونکہ دجال کا بڑا مرکز مشرق یعنی ہند قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود دمشق سے مشرق کی طرف ظاہر ہوگا۔ سو قادیان دمشق سے مشرق کی طرف ہے اور پھر دعویٰ کے وقت میں اور لوگوں کی تکذیب کے دنوں میں آسمان پر رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہونا۔ زمین پر طاعون کا پھیلنا۔ حدیث اور قرآن کے مطابق ریل کی سواری پیدا ہوجانا۔ اونٹ بیکار ہوجانے۔ حج روکا جانا۔ صلیب کے غلبہ کا وقت ہونا۔ میرے ہاتھ پر صدہا نشانوں کا ظاہر ہونا۔ نبیوں کے مقرر کردہ وقت مسیح موعود کے لئے یہی وقت ہونا۔ صدی کے سر پر میرا مبعوث ہونا۔ ہزارہا نیک لوگوں کا میری تصدیق کیلئے خوابیں دیکھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ وہ مسیح موعود میری اُمّت میں سے پیدا ہوگا اور خدا تعالیٰ کی تائیدات کا میرے شامل حال ہونا اور ہزارہا لوگوں کا دو لاکھ کے قریب میرے ہاتھ پر بیعت کرکے راستبازی اور پاک دلی اختیار کرنا۔ اور میرے وقت میں عیسائی مذہب میں ایک عام تزلزل پڑنا یہانتک کہ تثلیث کی طلسم کا برف کی طرح گداز ہونا شروع ہوجانا اور میرے وقت میں مسلمانوں کا بہت سے فرقوں پر منقسم ہوکر تنزّل کی حالت میں ہونا اور طرح طرح کی بدعات اور شرک اور میخواری اور حرامکاری اور خیانت اور دروغ گوئی دنیا میں شائع ہوکر ایک عام تغیر دنیا میں پیدا ہوجانا اور ہر ایک پہلو سے انقلاب عظیم اس عالم میں پیدا ہوجانا۔ اور ہر ایک دانشمند کی شہادت سے دنیا کا ایک مصلح کا محتاج ہونا۔ اور میرے مقابلہ سے خواہ وہ اعجازی کلام میں اور خواہ آسمانی نشانوں میں تمام لوگوں کا عاجز آجانا۔ اور میری تائید میں خدا تعالیٰ کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہونا۔ یہ تمام نشان اور علامات اور قرائن ایک خدا ترس کے لئے میرے قبول کرنے کیلئے کافی ہیں۔ (ایضاً صفحہ 40)

ایک ہزار روپے کا پُرشوکت انعامی چیلنج

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مَیں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ بگفتن مسلمان، میری پیشگوئیوں کے مقابل پر **اُس شخص کی پیشگوئیوں کو جس کا آسمان سے اُترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کرسکے تو میں اُس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو طیار ہوں** مگر ثابت کرنے کا یہ طریق نہیں ہوگا کہ وہ قرآن شریف کو پیش کرے کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مان لیا ہے اور یا اس کو نبی قرار دے دیا ہے کیونکہ اس طرح پر تو مَیں بھی زور سے دعویٰ کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا بھی گواہ ہے۔ تمام قرآن شریف میں کہیں یسوع کا لفظ نہیں ہے مگر میری نسبت مِنۡکُمۡ کا لفظ موجود ہے اور دوسرے بہت سے علامات موجود ہیں۔ بلکہ اس جگہ میرا صرف یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف سے قطع نظر کرکے محض میری پیشگوئیوں اور یسوع کی پیشگوئیوں پر عدالتوں کی عام تحقیق کے رنگ میں نظر ڈالی جائے اور دیکھا جائے کہ ان دونوں میں سے کونسی پیشگوئیاں یا اکثر حصّہ اُن کا بحکم عقل کمال صفائی سے پورا ہوگیا اور کونسا اس درجہ پر نہیں۔ یعنی یہ تحقیقات اور مقابلہ ایسے طور سے ہونا چاہئے کہ اگر کوئی شخص قرآن شریف سے منکر ہو تو وہ بھی رائے ظاہر کرسکے کہ ثبوت کا پہلو کس طرف ہے۔ (ایضاً صفحہ 43)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
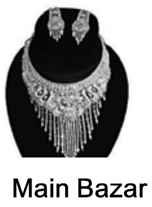

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10596: میَں امتہ العلیم بنت مکرم عبد النعیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن ایوان احمدیت (کھرنی محلہ) ڈاکخانہ عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی 35 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امتہ القدیر　　الامۃ: امتہ العلیم　　گواہ: طیبہ مبارکہ

مسل نمبر 10602: میَں سکندر خان ولد مکرم اللہ بخش صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1953ء تاریخ بیعت 1998، ساکن محلہ ہاتھے والا (عزیز پورا) تحصیل باڑی ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین رقبہ 30/45 فٹ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شیخ عطاء العزیز　　العبد: سکندر خان　　گواہ: محمد سفیر الملا

مسل نمبر 10603: میَں جمیلہ زوجہ مکرم سکندر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1955ء تاریخ بیعت 1998، ساکن محلہ ہاتھے والا (عزیز پورا) تحصیل باڑی ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/مئی 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/32 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عطاء العزیز　　الامۃ: جمیلہ　　گواہ: سکندر خان

مسل نمبر 10604: میَں گلزید بیگم زوجہ مکرم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت گورسائی ڈاکخانہ گورسائی تحصیل مینڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/مارچ 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نصف تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سلمان احمد　　الامۃ: گلزید بیگم　　گواہ: نظارت احمد

مسل نمبر 10605: میَں رضیہ بیگم زوجہ مکرم غلام نبی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 73 سال پیدائشی احمدی، ریکبیاں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 بالیاں 0.6 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے، نقدی 10 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: عبد الباسط　　الامۃ: رضیہ بیگم　　گواہ: اخلاق احمد

مسل نمبر 10606: میَں مفضل حق منڈل ولد مکرم حبیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 3/جنوری 1997ء، موجودہ پتا: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ قادیان) ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: کرتن باڑا (بونگائی گاؤں) صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: منور حسین　　العبد: مفضل حق منڈل　　گواہ: سراج الحق منڈل

مسل نمبر 10607: میَں نوید الحق خان ولد مکرم فضل حق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 27/اپریل 2006ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن A/33 بھوما نگر یونٹ 4 (بھونیشور) صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: دار السلام (کیرنگ) ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جنوری 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فضل حق خان　　العبد: نوید الحق خان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10608: میَں شیخ عبد الرمضان ولد مکرم شیخ عبد النسیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 6/فروری 1996ء پیدائشی احمدی، پلاٹ نمبر 406 شانکا پور کوڈوکھیا (نزد پارادیپ پورٹ کالونی) ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جنوری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد سلام　　العبد: شیخ عبد الرمضان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10609: میَں ترفع محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈنٹسٹ تاریخ پیدائش 29/نومبر 1996ء پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 30 (احمدیہ کالونی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی ایک انگوٹھی 1.870 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی ایک انگوٹھی 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیع احمد　　الامۃ: ترفع محمود　　گواہ: ایم۔ انور احمد

مسل نمبر 10610: میَں تجمل یوسف پڈر ولد مکرم محمد یوسف پڈر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 7/مئی 1996ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: محلہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: جماعت احمدیہ رشی نگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/اپریل 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: طاہر احمد بیگ　　العبد: تجمل یوسف پڈر　　گواہ: عبد القیوم وگے

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان　　لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ　　فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 9 - June - 2022 Issue. 23

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت خالد بن ولید کی مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کا ذکر ہوا تھا۔ اس جنگ میں انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیس کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطاب کے پاس تھا۔ حضرت زید بن خطاب نے لوگوں سے کہا اَے لوگو مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ دشمن پر ٹوٹ پڑو اور آگے قدم بڑھاؤ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں اُس وقت تک بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ انہیں شکست دے دے گا یا میں اللہ سے جاملوں گا پھر آپ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے بھائی تھے۔ شروع میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ بدر اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد آپ اور معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات کرائی تھی اور دونوں ہی یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ جنگ یمامہ میں حضرت خالد نے جب لشکر کو ترتیب دیا تو ایک حصہ کا سپہ سالار حضرت زید بن خطاب کو بنایا اور اسی طرح اس جنگ میں مہاجرین کا پرچم بھی آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ پرچم لئے آگے بڑھتے رہے اور بڑی بے جگری سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے تو پرچم گر گیا۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما نے پرچم تھام لیا۔ اس معرکے میں زید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کے دست راست اور ایک بہادر شہسوار جس کا نام رجال بن عنفوہ تھا اس کو قتل کیا اور آپ کو جس نے شہید کیا اس کو مریم حنفی کہتے ہیں اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور ایک مرتبہ جب حضرت عمر نے اسے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا تو اس نے کہا اَے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں زید رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور ان کے ہاتھوں مجھے ذلیل نہیں کیا۔ یعنی وہ شہادت کی موت پا گئے اور مجھے اسلام کی توفیق مل گئی ہے۔ جب زید کے قتل کی خبر عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا زید دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا یعنی مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہو گئے۔ مالک بن نویرہ کو جب حضرت خالد نے قتل کر دیا تو اسکے بھائی متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے قتل پر اشعار کہے۔ اس کو اپنے بھائی سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ جب حضرت عمر سے اس کی ملاقات ہوئی اور اس نے بھائی کا مرثیہ حضرت عمر کو سنایا تو حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر میں شعر کہنا جانتا تو تمہاری طرح میں بھی اپنے بھائی زید کیلئے شعر کہتا۔ اس پر متمم نے عرض کیا اگر میرے بھائی کی موت ایسی ہوتی جیسی موت آپ کے بھائی کی ہوئی ہے یعنی شہادت کی موت تو میں کبھی بھی اپنے بھائی پر غمگین نہ ہوتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس خوبصورت انداز میں میرے بھائی کی تعزیت تم نے کی ہے اور کسی نے نہیں کی۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو زید کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال جنگ کا ذکر ہو رہا ہے۔ مسیلمہ کذاب ابھی تک ثابت قدم تھا اور کافروں کی جنگ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خالد نے یہ تجزیہ کیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے گا جنگ ختم نہیں ہوگی۔ اس لئے حضرت خالد اکیلے ان کے سامنے آئے اور ایک ایک کو انفرادی جنگ کی آواز لگائی۔ پس جو بھی مقابلے کیلئے نکلا حضرت خالد نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت خالد نے مسیلمہ کو مقابلے کیلئے آواز دی وہ بھاگ گیا اور اسکے ساتھی بھی بھاگ گئے تو حضرت خالد نے لوگوں کو پکار کر کہا کہ خبردار اب کوتاہی نہ کرنا۔ آگے بڑھو اور کسی کو بچ کر جانے نہ دو۔ اس پر مسلمان ان پر چڑھ دوڑے۔ صحابہ کرام نے اس معرکے میں صبر و استقامت کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال نہیں ملتی اور برابر دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف فتح عطا فرمائی اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور قتل کرتے رہے اور تلواریں ان کی گردنوں پر چلاتے رہے یہاں تک کہ انہیں ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ یہ بہت وسیع باغ تھا جس کے گرد دیواریں تھیں۔ یہ باغ میدان جنگ کے قریب ہی تھا اور مسیلمہ کی ملکیت تھا۔ مسیلمہ کذاب بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس باغ میں چلا گیا۔ انہوں نے باغ کا دروازہ بند کر دیا۔ صحابہ نے چاروں طرف سے اس باغ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان کوئی جگہ تلاش کرنے لگے کہ کسی طرح اس باغ کے اندر جایا جا سکے لیکن یہ قلعہ نما باغ تھا۔ باوجود تلاش کے اسکے اندر جانے کی کوئی جگہ نہ مل سکی۔ آخر حضرت براء بن مالک جو حضرت انس بن مالک کے بھائی تھے نے کہا کہ مسلمانو اب صرف ایک طریقہ ہے کہ تم مجھے اٹھا کر باغ میں پھینک دو میں اندر جا کر دروازہ کھول دوں گا مگر مسلمان یہ گوارہ نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا ایک عالی مرتبہ ساتھی ہزاروں دشمنوں کے درمیان اپنی جان گنوا دے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا لیکن حضرت براء بن مالک نے اصرار کرنا شروع کیا اور کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے باغ میں پھینک دو۔ آخر مجبور ہو کر مسلمانوں نے انہیں باغ کی دیوار پر چڑھا دیا۔ دیوار پر چڑھ کر جب حضرت براء بن مالک نے دشمن کی بڑی تعداد کو دیکھا تو ایک لمحے کیلئے رکے لیکن پھر اللہ کا نام لے کر باغ کے دروازے کے سامنے کود پڑے اور دشمنوں سے لڑتے اور قتل کرتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ آخر کار آپ دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور باغ کا دروازہ کھول دیا۔ مسلمان باہر دروازہ کھلنے ہی کے منتظر تھے۔ جونہی دروازہ کھلا وہ باغ میں داخل ہو گئے اور دشمنوں کو قتل کرنے لگے۔ ہزاروں آدمی مسلمانوں کے ہاتھ قتل ہو گئے۔ مسلمان مرتدین سے قتال کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب تک پہنچ گئے۔ وحشی بن حرب جنہوں نے غزوہ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنا وہی برچھا جس سے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف پھینکا اور وہ اسے جالگا اور دوسری طرف سے پار ہو گیا۔ پھر جلدی سے ابودجانہ اسکی طرف بڑھے اس پر تلوار چلائی اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا: جنگ یمامہ کی تفصیل ایک اور جگہ بیان ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کی طرف سے جرأت اور دلیری کا ذکر اس طرح بیان ہوا ہے کہ دونوں گروہوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی یہاں تک کہ دونوں گروہوں کے بہت سے لوگ قتل اور زخمی ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے سب سے پہلے مالک بن اوس شہید ہوئے۔ حفاظ قرآن بھی کثرت سے شہید ہو گئے۔ دونوں لشکروں میں گھمسان کا رَن پڑا یہاں تک کہ مسلمان مسیلمہ کے لشکر میں اور مسیلمہ کا لشکر مسلمانوں کے لشکر سے جاملا۔ سالم مولی ابوحذیفہ نے اپنی نصف پنڈلیوں تک گڑھا کھودا۔ ان کے پاس مہاجرین کا جھنڈا تھا اور ثابت نے بھی اسی طرح کا گڑھا اپنے لئے کھودا ان کے پاس انصار کا جھنڈا تھا پھر ان دونوں نے اپنے جھنڈوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ یہاں تک کہ سالم شہید ہو گئے اور ابوحذیفہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت ابوحذیفہ کا سر سالم کے قدموں میں تھا اور سالم رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابو حذیفہ کے قدموں میں تھا۔ جب سالم شہید ہو گئے تو جھنڈا کچھ دیر اسی طرح پڑا رہا پھر یزید بن قیس نے جو بدری صحابی تھے آگے بڑھے اور جھنڈے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر حکم بن سعید بن عاص نے اس جھنڈے کو اٹھایا اور اسکی حفاظت میں سارا دن لڑتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے۔ وحشی کہتے ہیں کہ شدید لڑائی ہوئی۔ تین مرتبہ مسلمانوں کے قدم اکھڑے چوتھی مرتبہ مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا اور ان کے قدم جم گئے اور وہ تلواروں کے سامنے ڈٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی مدد نازل کی اور بنی حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔ وحشی کہتے ہیں کہ میں نے اس روز اپنی تلوار خوب چلائی یہاں کہ وہ تلوار میرے ہاتھ میں دستے تک خون سے بھر گئی۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار کو ایک چٹان پر چڑھے ہوئے دیکھا وہ پکار رہے تھے کہ اے مسلمانو کے گروہ کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں میری طرف آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا کان کٹ کر لٹک رہا تھا ابوخیثمہ نجاری کہتے ہیں جب مسلمان جنگ یمامہ کے دن پراگندہ ہو گئے تو میں ایک طرف ہٹ گیا اور میری آنکھوں کے سامنے یہ منظر ہے کہ میں اس دن حضرت ابودجانہ کو دیکھ رہا تھا۔ ابودجانہ پر بنو حنیفہ کے گروہ نے حملہ کیا تو آپ اپنے سامنے بھی تلوار چلاتے اپنے دائیں بھی تلوار چلاتے اور اپنے بائیں بھی تلوار چلاتے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں پاکستان کیلئے دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔ حالات عمومی طور پر جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں احمدیوں کی طرف پھر ایسے حالات میں ان کی توجہ ہو جاتی ہے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بدطینت قسم کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں وہ بھی آجکل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں پھر ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سلسلہ کا ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی اُنہتر سال کی عمر میں وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ 1976ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے۔ 83ء میں بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ ان کو بھجوایا گیا۔ 84ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ 1984ء میں دسمبر میں لندن آئے تھے یہاں پر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 85ء سے 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کینیڈا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں کینیڈا کے امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 16ء تک مبلغ انچارج امریکہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1986ء میں مشن ہاؤس بیت الاسلام کیلئے 24/ ایکڑ زمین خریدی گئی اور اس کو پھر آباد بھی کیا گیا۔ ان کے وقت میں بہت سے احمدی کینیڈا میں آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے بڑی مدد کی ان لوگوں کی۔ بہت سے لوگ ان کے ممنون احسان ہیں۔ ٹورنٹو اور کیلگری میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی اور دیگر جماعتوں میں سینٹر بھی قائم کئے گئے۔ حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے وینکوور کی مسجد بھی ان کے زمانے میں بنی تھی۔ بہرحال یہ دو بڑی مساجد تو ہیں۔ 2003ء میں ان کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کا انعقاد ہوا۔ ایم.ٹی.اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قائم کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سب ان کے کام قبول فرمائے۔

نسیم مہدی صاحب کو آرڈر آف اونٹاریو کا تمغہ 2009ء میں ملا جو کہ صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے۔ یہ ایوارڈ کسی بھی فیلڈ میں کامیابی اور اعلیٰ خدمات بجالانے پر دیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی تقریر میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کی مساعی کے سلسلہ میں نسیم مہدی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد آٹھ ہزار فولڈر سوئٹزرلینڈ کی پہاڑیوں میں رہنے والے ہر گھر میں پہنچا دیا۔

بعدہ حضور انور نے عزیزم محمد احمد شارم ربوہ اور مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad